الصلوٰۃ معراج المومنین

مسلمانوں مبارک ہو کہ نماز بانیاز بحضور قلب اخلاص دل جس کی تعریف حدیث شریف میں آئی ہے کہ لا صلوٰۃ الا بحضور القلب یعنے بغیر حضور دل کے نماز نامقبول ہے۔ سو اس حضور کا طریقہ اس نماز میں لکھا گیا ہے۔ یہ نماز اہل حق کی ہے جس کا نام

مخصوص نماز نبوی

۱۰ ۱۹۱۶

۲۸۰ (ف) ۱۳

رکھا گیا ہے۔ اب جو کوئی اس کے مطابق نماز نہ پڑھے یقیناً وہ تارک الصلوٰۃ ہے۔ اسکو دین کی لذت اور عاقبت کی عزت مطلوب نہیں وہ حقیر اور ذلیل دربار الٰہی میں حاضر ہوگا اور شفاعت حبیب الٰہی محمد رحمۃ للعالمین سے محروم رہیگا۔ اہل علم پر فرض ہے کہ امر معروف حتی المقدور بجا لاویں الشاہدی

ویسٹ راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں باہتمام احمد بخش کے چھپا

قیمت مجلد ۴

منقبت امام ہمام

اُمت مرحومہ میں قطب ارشاد و قطب مدار امام صاحب ہیں۔ صدر اول میں حضرت صدیق اکبرؓ جانشین خاتم النبیین علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات ہوئے۔ باب تشریع احکام مفتوح رہا۔ بعدہ قرن ثانی یعنے تابعین بر قدم صدیق اکبرؓ امام ہمام ثابت قدم رہے حضرت نے انکو زینت عالم فرمایا۔ جیساکہ کتاب خیرات الحسان میں ابن حجر نے اس حدیث شریف کو نقل فرمایا۔ ترفع زینۃ الدنیا سنۃ مائۃ وخمسین یعنی ۱۵۰ھ میں دنیا کی زینت آسمان پر اوٹھا لیجاویگی۔ وہ تاریخ وفات امام صاحب کی ہے۔ ان امام صاحب نے ایسا کام کیا کہ کسی مفسر محدث مجتہد عارف ربانی سے نہیں ہوسکا جیسطرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن حمید کی سورتیں مرتب فرمائیں ویسے ہی امام صاحب نے ابواب احکام شریعت کے مرتب فرمائے صحابہ کرام اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَہٗ کے مصداق ہوئے۔ امام صاحب ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا بَیَانَہٗ کے مصداق ہوئے جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے قرآن شریف کے جمع کا ذمہ لیا تھا ویسا ہی بیان کا بھی ذمہ لیا تھا جمع اونسے اور بیان انسے پورا کرایا دونوں خدا ہی کے کام ہیں۔ انکا منکر خدا کا منکر ہے ترتیب احکام شرعیہ فرض واجب سُنت موکدہ سُنت زایدہ یعنے مستحب وحرام قطعی مکروہ تحریمی مکروہ تنزیہی مباح سوائے امام ہمام کسی نے بہ ترتیب بیان نہیں فرمائی۔ چنانچہ واجب فرض کا فرق کسی مجتہد یا صحابی نے نہیں کیا۔ یہ فرع ایک اصل کی ہے جسکا نام تقویٰ

ہے اتقی امت مرحومہ قرن اول میں صدیق اکبر ہیں اور قرن ثانی میں امام ہمام
ان اکرمکم عند اللہ اتقکم یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا اکرم وہی ہے جو بڑا
تقوی رکھتا ہو۔ ہر زمانہ میں قطب زمان اتقی ہوتا ہے وہی موجب امان زمان ہے
حضرت کا ارشاد ہے جبتک اللہ اللہ کہا جائیگا قیامت قائم نہو گی۔ وہ اللہ اللہ
کہنے والا قطب ہے برمذہب امام ہمام۔ مہدی آخرالزمان اور عیسٰی بعد نزول آسمان
برمذہب امام ہمام حکمران ہونگے۔ جب قطب زمان نرہیگا جو ستون عالم ہے تو بالضرور
آسمان گر پڑیگے پس مومن کامل امان جہان ہے اوسکی تسلیم و تعظیم و تقلید موجب
بقائے عالم ہے اور آخرت میں حکم بشرع و ورع ہوگا جس کا نام حق ہے حضرت نے عرض
کیا رب احکم بالحق اے میرے رب قیامت میں فیصلہ مطابق میری شرع
کے فرما وانت خیر الحاکمین تو اچھا حاکم ہے قیامت میں جزا و سزا
حسب شہادت شرعی ہوگی نہ بعلم غیبی الٰہی اس امت کو وسطا اسیواسطے فرمایا
کہ اس امت کی شہادت پر کل فیصلہ ہوگا۔ اگر اعداء اللہ ان پر جرح کرینگے تو حضرت
رسول کریم صلعم انکی بریت کی شہادت ادا فرماوینگے ویکون الرسول علیکم
شہیدا۔ نبی اور رسول میں اتنا فرق ہے کہ نبی مامور بامتثال امر لنفسہ اور رسول
مامور بتبلیغ امر ہے کوئی شخص نبی کا تابع ہوکر پھر جاوے تو مرتد ہے اور رسول کا
امر نہ مانے تو کافر ہے بعد تسلیم کے منکر ہو جائے تو مرتد ہے ایسا ہی مجتہد کا مقلد
ہوکر پھر جاوے تو مرتد ہے۔ اسواسطے حضرت نے علماء کو انبیاء کے ساتھ تشبیہ دی
ورسولونکے ساتھ۔ کہ ان کا مقلد ہوکر منکر ہو جاوے تو مثل تارک اتباع نبی کے
ہوگا۔ امام ہمام کے مقلد دو ثلث امت کے ہیں۔ جیسا محی السنہ نے لکھا ہے

یَدُ اللّٰہِ فَوقَ الجَماعَت یعنی رحمت خدا بر جماعت جسقدر
جماعت بڑی اُسی قدر رحمت بڑی تیز قیامت میں علماء امت
کو مراتب اور خلعت مثل انبیاء بنی اسرائیل کے ملیں گے ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نیت یوں کیا ارادہ کیا کہ چار رکعت نماز سُنت ظہر یا فرض ظہر یا
دو رکعت سنت ظہر یا دو رکعت جمعہ یا چار فرض عصر وغیرہ وتر تہجد یا جو
اور نماز ہو اُسکا نام لیکر کہے۔ پڑھتا ہوں واسطے اللہ تعالیٰ کے اور مقتدی
یہ لفظ زیادہ کہے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔ یہ تکبیر فرض ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی
جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ط اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ
الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاکَ نَعْبُدُ
وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

فوٹ قرأۃ قرآن بحالت قیام اسواسطے ہے کہ یہ حالت تعظیم کی ہے دوسری حالت
تذلل کی ہے۔ عزت قرآن شریف کی اسی میں ہے کہ اچھی حالت میں پڑھا جاوے
حالت تذلل میں حقارت قرآن شریف کی ہے۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ط اٰمِيْنَ ط بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۰ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۰ اَللّٰهُ
الصَّمَدُ ۰ لَمْ يَلِدْ ۰ وَلَمْ يُوْلَدْ ۰ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ
كُفُوًا اَحَدٌ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ط
اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ط اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى
عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۰
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۰ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ط رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ ط رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ
وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۰
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اس کے بعد

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ تین دفعہ پڑھے اور پھر اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ
السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَامِ ہ دعاء قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ
وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَیْكَ وَنَسْتَھْدِیْكَ
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ
الْخَیْرَ کُلَّہٗ وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَ
نَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ ط اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا
رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ
الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی
عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ
بعد سلام وتروں کے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط
تین دفعہ کہے مگر تیسری دفعہ باآواز بلند۔ ایک دفعہ سُبُّوْحٌ
قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحِ لَا اُحْصِیْ
ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ پڑھے

ترجمہ نماز

ہر نماز کے واسطے آذان اور تکبیر سُنّت ہے۔ شہر میں ہو یا جنگل

ہو ادا ہو یا قضا ہو۔ شہر میں۔ اگر گھر پڑھے تو اذان مسجد اپنے محلے کی کافی ہے۔ اگر اپنی مسجد میں اذان نہو تو گھر میں کہے۔ درمیان اذان و تکبیر کے فاصلہ چار رکعت کا سوائے نماز مغرب کے ضروری ہے۔ اگر انتظار نمازیوں کا ہو تو دیر اچھی ہے۔ جتنے نمازی آکر ملینگے اتنے درجے نماز کے زیادہ ہوتے جائینگے۔ تکبیر مثل اذان کے ہے۔ جب مکبر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہے تو چہرہ دائیں بائیں پھیرے۔ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کیوقت نمازی کھڑے ہوں پہلے بیٹھے رہیں۔ جب امام تکبیر کہے تو مقتدی ساتھ ہی تکبیر کہے۔ یہ تکبیر اولے ہے۔ اس کا ثواب ساری دنیا کی دولتیں بخشی جاویں تو اتنا ثواب نہیں جتنا اس کا ثواب ہے اللّٰہ و پڑھتے وقت یہ خیال کرے کہ ذات پاک سارے ناموں کا منشا ہے۔ جن ناموں کی کوئی نہایت نہیں وہ سب سے بڑا ہے۔

(نوٹ) اجابت اذان کی واجب ہے۔ بیٹھا ہے تو کھڑا ہو جائے اور وہی کلمات اذان کے آپ بھی کہتا جاوے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نام آوے تو درود شریف پڑھے دونوں انگوٹھے آنکھوں پر رکھے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ۔ حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھے اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کے وقت مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَاءُ لَمْ یَکُنْ پڑھے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ پڑھے۔ اذان ختم ہو جائے تو درود شریف پڑھ کر دعا پڑھے اور تکبیر کا بھی یہی طریقہ ہے یعنے مثل اذان کے کرتے

عرش کرسی سے نظر برتر ہے۔ عرش کے نور سے دل کا نور جا ملے۔ اسوقت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے۔

یعنے اے اللہ تیری ذات سب صفات مخلوقات اور نور عرش سے بالا ہے۔ تو اپنی صفات کمالیہ ذاتیہ کے ساتھ موصوف ہے۔ تیرا نام بڑی برکت والا ہے۔ جس کی برکت سے دونوں جہان پیدا ہوئے۔ اور تیرے اسماء وصفات کی کوئی نہایت نہیں ہیبت وحیرت کا مقام ہے۔ تیری ذات موصوف بالا سماء کے سوا کوئی ذات نہیں۔ کہ تیرے اسماء وصفات نشا ہو۔

معنی اعوذ باللہ

اوّل قرائت قرآن شریف کے اعوذ کا پڑھنا سنت ہے۔ ہر رکعت میں سوائے اوّل کے نہیں پڑھی جاتی۔ مکان اور فعل واحد میں پہلے اعوذ کافی ہے۔ معنے یہ ہیں کہ میں پناہ لیتا ہوں ساتھ ذات موصوف بجمیع اسماء کے شیطان مردود کے

سلہ یہ ثناء اوّل نماز کے اسواسطے سُنت ہے کہ عقیدہ نمازی کا پیش ہو۔ اور انی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ کا پڑھنا سُنت نہیں۔ وہ نیت سے پہلے چاہیئے۔ اسمیں نمازی حضور سے غائب ہے۔ اس ثناء میں حاضر ہے۔ ۱۲

سلہ اس کے پڑھنے سے نور کا حجاب نمازی کے گرد ہو جاتا ہے۔ اندرون وباہر شروع کرتا ہے۔ ۱۲

وسوسے سے +

بِسْمِ اللّٰہِ الخ یعنے شروع موجودات کا ساتھ برکت صورت محمدیہ کے ہے۔ جو اسم ہے اللہ کا کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک پہنچانے والا۔ اور سب کو قوت و قوت دینے والا۔ مومنوں کے نیک اعمال کے ثواب بے نہایت بہشت میں دینے والا +

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ سب صفات کمالیہ ذاتیہ خاص اللہ کی ہیں کہ کل عالم کو پیدا کر کے اپنی اپنی عمروں تک پہنچانیوالا۔ فسق اور کفر سے رحمت دنیاوی نہیں روکتا۔ رَحِیْمِ۔ خاص ایمانداروں کے اعمال کا بے نہایت ثواب دینے والا۔ یہ رحمت رحیمی خاص مومنوں کا حصہ ہے۔ کفار پر حرام ہے۔ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ جزا کے دن ہر چیز کا تھامنے والا یعنے سب اسباب فنا کر کے اپنی صفات کے ساتھ ہر چیز کو تھامنے والا۔ دنیا میں ہر چیز کے اسباب بنائے جنکے سبب آدمی خدا سے دور اور مہجور رہا۔ قیامت میں یہ ملکیت خدائے تعالیٰ کی سب پر عیان ہو جاویگی۔ کیونکہ سب اسباب جو حجاب ہیں دور ہو جاوینگے ہر چیز بغیر اسباب کے تیار ہو جائیگی بندہ جس چیز کا ارادہ کریگا وہ چیز تیار ہو جاوے گی۔ یہ مقام قربِ الٰہی کا ہے مقربین کو دنیا میں جب یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ تو جو کچھ ارادہ کرتے ہیں وہ چیز نمودار ہو جاتی ہے۔ قیامت میں بندہ

ؔ وہ مجمع صفات الٰہیہ کے ہیں۔ ان کا نام صفات الٰہی کا کام ۱۲

... پیدا ہوتی
مشرک تو نہیں بنیگا وہی مقبول ہے۔ اللہ تعالیٰ ازل سے ابد تک
منزہ و مقدس منشاء صفات ذاتیہ کمالیہ کا ہے اتنی بات سے کہ بندہ کے
ارادہ سے چیز پیدا ہو جائے بندہ خدا نہیں بنتا (صورت محمدیہ الخ)
اِیَّاکَ نَعْبُدُ۔ ہم سب ذرہ ذرہ از خاک تا افلاک از استخوان تا مو
تیری عبادت یعنے فرمانبرداری کرتے ہیں۔ اور اس فرمانبرداری
کی طاقت تم سے لیتے ہیں۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ دکھا ہم کو سیدھی راہ جس راہ
پر انبیاء صدیق شہدا و اولیا چلے وہ راہ معرفت توحید کی ہے۔
صِرَاطَ الَّذِیْنَ راستہ اُن کا نبی ہو یا صدیق وغیرہ جو مقربین ہیں
وہ اصل بات میں اُنکی دعا یہی ہے۔ نہایت اسماء و صفات کی جس کا
نام کمال ہے وہ دور ہے۔ اس رستے میں حیرت نہ ہو سیدھے چلے چلیں
نہایت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ سوال بھی بند نہیں ہوتا۔ اسواسطے
حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم دربار الٰہی میں یہی سوال کرتے تھے۔
رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا فرماتے۔

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ۔ نہ اُنکا راستہ جنپر غضب ہوا۔ یعنے
اسباب دنیا میں محجوب رہے اُنکو راستہ نہ ملا۔ جیسے یہود۔ اور نہ اُنکا
رستہ جو بھٹک گئے رستہ چلے مگر اودھر میں پڑ گئے راہ راست چھوڑ گئے
جیسے نصاریٰ کہ راہ تقدیس کی چلے۔ غیر مقدس کو مقدس سمجھے

وحدت صرفہ سے محروم رہکر وحدت اعتباری کے معتقد ہوئے
یعنے باپ اور ماں اور بیٹے کے قایل ہوئے جس سے شرک پیدا ہوگیا
(آمین) قبول کر۔ یہ لفظ قرآن شریف کا نہیں ہے۔ اسیواسطے
حکم ہے کہ آہستہ کہے۔ فرشتے بھی آہستہ کہتے ہیں۔ حضرت صلے اللہ
علیہ آلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے ملجائے
اُسکے سب گناہ مغفور ہوتے ہیں۔

اعوذ بسم اللہ آمین[1]۔ آہستہ پڑھنا مسنون ہے۔ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور عشرہ مبشرہ اور مہاجر انصار آہستہ پڑھتے تھے اس سے
معلوم ہوا کہ بسم اللہ آیت فاتحہ کی نہیں اگر آیت فاتحہ کی ہوتی تو
سب بلند پڑھتے جہاں فاتحہ بلند پڑھی جاتی ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ اے حبیب کہہ وہ ذات موصوف ہے
ساتھ جمیع اسماء ذاتیہ کے۔ وہی ایک ہے اَللّٰهُ الصَّمَدُ موصوف
باسماء ذاتی شہنشاہ ہے کہ سب مخلوق کو اُسکا سہارا ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۔ نہ اُسنے جنا نہ اُسکو کسی نے جنا۔ یعنے نہ
اُس سے کوئی نکلا نہ وہ کسی سے نکلا۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
نہیں کوئی اُس کی مثل کہ صفات ذاتیہ کمالیہ کا منشاء ہو۔

اللّٰهُ اَكْبَرُ۔ یہ تکبیر سنت ہے اسکے معنے ہوچکے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ

[1] وایل ابن حجر سے ایک روایت میں جہر آمین آیا سو اُسی سے دوسری روایت میں
آہستہ کی روایت آئی۔ سوا اسکے سب صحابہ اخفاء کے قایل اور عامل رہے۔

نمازی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف چلا تو خیال ہوتا ہے
کہ خدائے تعالیٰ اس طرف ہے۔ اس خیال کو اس تکبیر کے ساتھ
دور کیا کہ وہ جہت سے پاک ہے پھر رکوع اسواسطے کہ حضور میں کھڑے
ہونے کی طاقت نہیں دربار میں جو عرض کرتا ہے کھڑا ہو کر تا ہے
مطلب کلام الٰہی کے ساتھ کیا۔ وہ کلام بھاری ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا۔ یعنے اب ہم تجھ پر ڈالیں گے
بات بھاری۔ اگر پہاڑوں پر نازل ہوتی تو ریزہ ریزہ ہو جاتے آسمان
اور زمین اور پہاڑ اس بھاری بجار کو نہ اٹھا سکتے جب نمازی نے یہ
کلام پڑھی تو کمر شکستہ ہوا گھٹنے پکڑ کر جھک گیا تسبیح کہنے لگا سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ میرا بڑا رب سب سے نرالا ہے۔ جب اللہ نے سنا فرمایا
سیدھا ہو جا۔ جب سیدھا ہوا بولتا ہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ جو
شخص اللہ کی تعریف کرے اللہ اُس کی تعریف سنتا ہے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا
لَكَ الْحَمْدُ۔ میرے رب تیرے واسطے سب تعریف یعنے صفات
کمالیہ ذاتیہ کا اظہار ہے پھر اسکے شکریہ میں سجدہ کو جاتا ہے اُسی خیال
میں تکبیر کہتا ہوا یہ خیال کرتا ہے کہ اصل میرا مٹی ہے تین تسبیح کہتا ہے
یعنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی۔ میرا رب بہت بلند ہے سب سے نرالا ہے
تین تسبیح اسواسطے کہتا ہے کہ اول جو کچھ دیکھا سنا یعنے عالم شہادت سے
نرالا ہے۔ دوم عالم عقل یعنے جو کچھ سمجھے اُس سے بھی بالا۔ یعنے ملکوت سے
بالا ہے۔ تیسرا جو کچھ اہل کشف نے بتایا یعنے عالم جبروت سے نرالا ہے۔

جب اول سجدے سے سر اُٹھاتا ہے خیال کرتا ہے میں زمین سے پیدا ہوا۔ پورا جلسہ کر کے پھر تکبیر کہتا ہوا سجدہ کرتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ پھر زمین میں جاتا ہے وہی تسبیحیں کہتا ہے۔ پھر تکبیر کہتا ہوا سر اُٹھاتا ہے خیال کرتا ہے کہ پھر زمین سے نکلتا ہے۔ دوسری رکعت کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ الخ سب عبادات ثنائی یعنے اعتقادیت اس زبانی پڑھنا قرآن شریف کا اور عبادات بدنی یعنے رکوع و سجود وَالطَّيِّبَاتُ اور مالی یعنے لباس ملک اللہ کے ہیں کہ سب توفیق اُس نے دی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ الخ جب نمازی نے دیکھا کہ حضور ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقام محمود میں جلوہ افروز ہیں تو سلام کیا جو اللہ نے انکو فرمایا تھا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ۔ سلام ہو میری طرف سے آپ پر اے نبی کریمؐ اور اللہ کی رحمت اور اللہ کی برکتیں تین لفظ یعنے سلام و رحمت و برکت اسواسطے اللہ نے فرمائے تھے کہ حضرت

۱؎ دو سجدہ کا فرض ہونا ایسا امر ہے کہ اسکی سمجھ سے عقل عاجز ہے جس امر کے درک سے عقل عاجز ہو اور امر الٰہی سمجھ کر یقین کرلے تو اس عبادت کا سب عبادتوں سے ثواب زیادہ ہے۔ اس واسطے حدیث شریف میں وارد ہوا کہ بندہ سجدہ میں اللہ سے بہت قریب ہوتا ہے۔ نماز میں کوئی ایسی حالت نہیں جس میں اتنا قرب ہو۔ اسواسطے اللہ تعالیٰ نے دو سجدے کا حکم کیا۔ پھر دوسری رکعت بسم اللہ سے شروع کرکے تمام کرے۔ دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھے۔ یہ بیٹھنا اخیر کا ہو تو فرض ہے۔ اگر درمیان کا ہے۔ تو واجب ہے۔ اس بیٹھنے میں ارشاد ہے کہ تیری عرض قبول ہے۔ شکر یہ ادا کرتا ہے شکر یہ اس نعمت کا۔

صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے تین لفظ یعنے التحیات والصلوٰۃ والطیبات
عرض کئے تھے تو التحیات کے مقابل سلام اور صلوات کے مقابل
رحمت والطیبات کے مقابل برکت عطا ہوئی۔ نمازی کو جواب
سلام کا آیا تو عرض کرنے لگا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصَّالِحِیْنَ ط یعنے سلام ہم کل اجزاء عالم پر جو نقطہ میں خیال کئے
تھے یعنے کل عالم کے ذراۃ اور اپنے بدن کے ذراۃ پر سلام حضرت
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہو۔ اور خاص بندگان خدا پر جب یہ پڑھتا ہی
تو سب انبیا اور اولیا اور ملائکہ اسکو جواب دیتے ہیں وَعَلَیْکَ السَّلَامُ
سب کا دوست بنجاتا ہے۔ جب یہ انعام واکرام اپنے پر نازل ہوتے
دیکھتا ہے تو کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط یعنے میں دیکھتا ہوں کہ سوا ذات اللہ
کے کوئی ذات نہیں کہ منشاء اسماء ذاتیہ کا ہو۔ اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاص مختار کل عالم پر اور حکم الٰہی پہنچانیوالے
ہیں۔ جب رخصت ہونے لگا اخیر میں دعا پڑھتا ہی ضرور ہوا کہ دعا کے
واسطے درود شریف پڑھے یہ درود شریف ابراھیمی علیہ ہے بغیر اسکے دعا
قبول نہیں ہوتی اسیواسطے نماز میں رکھا گیا ہے کہ موجب قبولیت کا ہے
درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ترجمہ اے
میرے اللہ رحمت یعنے انوار محبوبی نازل کرتا ہو اور جمیع صفات اپنے

کے نام اُن کا محمد ہے اور اُنکے تابعداروں پر جو اصحاب اولیاء اور امام ہیں۔ جیسے انوار صفات تونے نازل کئے اوپر مجمیع افعال کمالیہ کے کہ نام اُنکا ابراہیم علیہ السلام ہے اور انکے تابعین پر جو انبیا ہیں تحقیق تو سارے صفات کمالیہ الا اور اسماء ذاتیہ والا ہے ؛

درود شریف وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ترجمہ اور زیادتی انوار ذاتیہ کی قربان اوپر مجمیع صفات کمالیہ کے اور اُسکے تابعداروں یعنی زیر سایہ اُنکے اولیاء و آئمہ پر جیسے تونے ترقی انوار صفاتیہ کی کی ہے اوپر مجمع افعال الٰہیہ کے یعنے ابراہیم اور اُنکے تابعین زیر سایہ پر جو کہ انبیاء ہیں تحقیق تو سب صفات کمالیہ اور اسماء ذاتیہ والا ہے دعاء رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ٥ اے میرے رب کر مجھ کو قایم کرنیوالا نماز کا (یعنے پوری نماز با دائے فرایض و آداب) اور میری اولاد کو اے ہمارے رب قبول کر میری دعا اے ہمارے رب ڈھانپ مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمانداروں کو جس دن قایم ہوگی میزان اعمال کی (یعنے اُس روز اعمال نیک ہی نظر آویں تیری رحمت کا پردہ سب پر چھا جائے۔ اُس پردہ کے سبب گناہ کی نسبت ہماری طرف نہ آوے شیطان کے سر پر وبال پڑے کیونکہ وہی تیرہ کاری کا ہے۔) سلام۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ترجمہ امان ہو تم پر اے فرشتو

کرامنا کاتبین کو اُسکے تومنسو اور خدا کا پیار ⁂

درود دعا پڑھکر دربار والونکو السّلام علیکم کہے پہلا سلام رخصت کا داہنی طرف ہی دوسرا سلام بائیں طرف کہے۔ اور خیال کرے کہ جتنے آدمی اور ملائکہ اور جنات نماز میں شامل ہیں اور مسجد میں حاضر ہیں بلکہ کل عالم میں مومن ہیں۔ اس سفر آخرت سے اگر سب سے ملاقات کے طور پر السّلام علیکم کہتا ہون۔ اگر خیال رخصت کا اُس دربار سے اور ملاقات کا اہل شہادت کے نہو تو یہ سلام لغو ہے۔ پھر دعا مانگے تین دفعہ استغفار پڑھکر۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ط ترجمہ اے اللہ تو ہی سلامتی ایمان وامان دینے والا ہے سب کا اور تجھ ہی سے امان آتی ہے اور تیری طرف امان جاتی ہے یعنے اعتقاد وعمل ہمارا تیری طرف منسوب ہے ہمکو زندہ رکھ ساتھ امان کے اور ہمکو داخل کر امان کے گھر میں یعنے بہشت میں بڑی برکت والا ہے تو اے ہمارے رب اور تیری شان سب سے عالی ہے اے بزرگی والی اے دوسرے کو کریم بنانیوالے ⁂ اذکار ورود بعد نماز سنت ونوافل وغیرہ کے سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۳۴ بار پڑھے اور کلمہ توحید ایک دفعہ اور آیت الکرسی تین دفعہ پھر درود شریف دس ۱۰ دفعہ پڑھے اسکے بعد قل شریف یعنی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ دس دفعہ پھر معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ الخ وقُلْ اَعُوْذُ

بِرَبِّ النَّاسِ الخ تین تین بار پڑھے بعدہ اَلَمْ نَشْرَحْ الخ سات دفعہ پڑھے۔ پھر یَا کَرِیْمُ سو دفعہ اور اَلْبَاسِطُ ۷۲ دفعہ پڑھ کر دونو ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگے ؎

فضایل نماز

نماز کل انبیا اور مرسلین پر فرض رہی۔ اوّل صبح کی نماز حضرت آدم علیہ السلام نے پڑھی۔ ظہر کی نماز حضرت داؤدؑ نے۔ عصر کی حضرت سلیمانؑ نے۔ شام کی حضرت یعقوبؑ نے۔ عشا کی حضرت یونس علؑ نے۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سدرۃ المنتہی پر بپیغام حضرت جبرئیلؑ پڑھے جب حضرت تیسری رکعت میں قرأۃ پڑھ چکے نظر مبارک دوزخ پر جا پڑی تو اللہ اکبر کہکہ کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اور دعا قنوت پڑھی ؎

فرضیت پانچ نمازوں کی پانچ وقتوں میں

اوّل شب معراج بقرب قاب قوسین پچاس نماز پچاس اوقات میں حسب پچاس وقت محشر کے ارشاد ہوئیں حضرت تسلیم کر گئے حضرت موسےٰ ادہر گزرے حضرت موسےٰؑ نے پوچھا کہ اُمت پر کیا حکم ہوا۔ حضرت نے فرمایا پچاس نماز۔ حضرت موسےٰؑ بولے کہ یہ حکم امت پر بھاری ہے آپکی بات منظور ہے حضور میں جا کر تخفیف کراؤ حضرت نے اجتہاد کیا کہ وہ حکم الٰہی ہے اور یہ مشورہ رسول۔ اور مجھکو امر الٰہی ہے کہ رسولوں کا کہنا مان فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ۔ یعنے رسول ہدایت پر ہیں اُنکی ہدایت کی پیروی کر۔ پس حضرت کی رائے جانے کی ہوئی حضور میں تخفیف کی عرض کی دس نمازیں کم

ہوش پھر آئے حضرت موسےؑ نے واپس بھیجا۔ پھر عرض کی اسیطرح پانچ بار عرض ہوئی اخیر میں حکم ہوا کہ یہاں پچاس ہیں ایک نماز کی دس نیکیں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنے جو ایک نیکی لاوے اُسکو دس گنا ملے۔ یہ حکم نماز کا سب نیکیوں میں جاری ہے اسمیں راز یہی ہے کہ جو نیکی خدا تعالیٰ کے حضور میں جاوے وہاں دس گنا بنکر اسکو ملتی ہے جیسے نماز کی تخفیف بتدریج ہوئی ایسے ہی ترقی نماز کی ہوتی ہے یعنی کسی کی پانچ ہی رہتی ہیں کسی کی دس کسی کی بیس کسی کی تیس کسی کی چالیس کسی کی پچاس جسقدر صفائی دل کی ہو اُسیقدر ترقی ہو جب نماز باجماعت پڑھے اور جو متقی ہو وہ پیش امام ہو سب مقتدیوں کی نماز اسکی نماز سے ملکر دس گنا ہو جاوے۔ نماز معراج المومنین ہے۔ حدود اوقات نماز اور ترتیب وضو اور ترکیب نماز کی حضرت جبرائیلؑ نے دو دن میں ختم کی کہ ہر وقت کا اول آخر یہ ہے اور رکعتیں اتنی ہیں اور اس امر کو شرع میں امر تعبدی اور توقیفی کہتے ہیں اور ترتیب نماز کی عقل تعبدی ہے اور معنے تعبدی کے یہ ہیں کہ جسکی کنہ اور دلیل کو عقل نہ سمجھے۔ فقط حکم الٰہی مانکر اعتقاد کرے اور جس امر کی کنہ کو عقل سمجھے وہ اس سے کم ہے کیونکہ انقیاد محض امر الٰہی کا نہیں عقل کی بھی تابعداری ہے۔ نماز میں ایک رکوع اور دو سجدے ہیں سجدے دو ہونے میں عقل عاجز ہے اسی واسطے درجہ سجدے کا قیام اور رکوع سے زیادہ ہے اس کی کنہ درک عقل سے برتر ہے۔

منجملہ فوایدِ نماز کے یہ ہے کہ جو شخص نماز با تعظیم پڑھے رزق حلال اُس کا

فراخ ہوتا ہے جسکے سبب عبادت کا اسکو شوق ہوتا ہے اور حلال کھانے
سے گنہ مغفور ہوتے ہیں نماز کی سب شرائط موقوف طہارت پر ہیں اور
طہارت کنجی سب شرائط اور ارکان نماز کی ہے خشوع اور تعظیم بجز ادائے
فرایض اور واجبات اور سنن اور مستحبات کے نہیں ہو سکتی اور اصلی باعث
خشوع اور تعظیم خلاص اور حضور دل کا ہے اور حضور دل کا سوائے روشنی ایمان
کے ناممکن ہو اور روشنی ایمان کی طہارت قلب پر موقوف ہے اور تقوی نام ہے
صفائی عقیدے کا از عقاید فاسدہ صفائی عقیدے کی اہل سنت وجماعت میں
منحصر ہو اسواسطے کہ کل صحابہ کرام عشرہ مبشرہ اور اہل بدر اور تابعین باحسان
اور اولیائے عظام اور سلاطین اہل اسلام اہی عقیدہ اہل سنت وجماعت
پر گذرے ہیں۔ رسالہ احسن العقاید عقاید اہل سنت وجماعت میں کافی ہو اور
منجملہ فواید نماز کے دفعہ وبا و قحط اور دفع وبا و قحط اور دفع کسوف وخسوف
اور نصرت جیش اور دفع غم والم وغیرہ بلیات اور فواید اخروی بعد مرنیکے مغفرت
میت کی نماز جنازہ پر منحصر ہے جو نماز پڑھیگا اسکی شفاعت ہوگی وہ جنت میں داخل
ہوگا یَوْمَ یُدْعَوْنَ اِلَی السُّجُوْدِ یعنے جسدن بلائے جاوینگے طرف نماز کی
جنہوں نے دنیا میں نماز پڑھی ہو اُسدن بھی پڑھینگے تب داخل جنت ہونگے کافر
اور بے نمازوں میں کوئی پردہ نہیں کافر اور بے نماز ملے ہوئے ہیں روز میثاق میں
جس طرح صفوف بندھی ہوئی تھیں ویسے ہی قیامت کے دن صفیں باندھی جاویگی
جو لوگ پیغمبروں اور اولیاؤنکی صفونکے پاس رہے ہے وہ قیامت میں بھی انکے
پاس ہونگے اور جو لوگ کفار کی صفونکے پاس رہے وہ قیامت کے دن انہی کے نزدیک

سنگ ہونگے وہ خدا تعالیٰ کے دیدار سے محروم ہونگے۔ اب دنیا میں نشان
مومن اور کافر کا یہی ہی کہ جو خوشی سے حکم خدا تعالیٰ کا بجالاوے اور نماز دل لگا کر
اپنے وقت پر پڑھے اور سب کاموں کو چھوڑ کر اذان سنتے ہی نماز کیلئے تیاری کرے
وہ پکا مومن ہو اسکو خدا تعالیٰ کا دیدار ہوگا اور شفاعت حضرت کی نصیب ہوگی
اور جتنی سستی کریگا اتنی ہی قیامت میں تکلیف حساب اور پلصراط پر گزر بھی
ہوگی۔ فرشتے ہر بات پر جھڑکینگے اور نمازی آدمی کو السلام علیکم کہینگے نماز
اور ایمان کا آپسمیں بڑا میل ہو بلکہ نماز کا نام اللہ تعالےٰ نے ایمان فرمایا ہے ما کان
اللہ لیضیع ایمانکم اللہ تعالےٰ نے تمہاری نمازیں ضائع نہیں کیں۔ جو
بیت المقدس کی طرف پڑھیں۔ سب احکام شریعت کے نماز کے تابع ہیں۔
جب امام پاکیزہ ہو تو سب کی نماز درست ہے جب امام دل سیاہ ہو یا غسل یا استنجا
وضو ناتمام ہو یا بدن یا کپڑے پر درہم بھر چوڑی یا وزن میں درہم کے برابر پلیدی
غلیظ دبول براز خون شراب وغیرہ لگی ہو نماز سب کی فاسد ہوتی ہے ایسے
ہی اگر نماز اور ایمان میں قصور ہو تو سارے شرعی احکام بیکار ہیں۔ فرض واجبات
سنن آداب مباح۔ مکروہ۔ حرام مفسد نماز کے جاننا ضروری ہیں۔ فرض
اور مفسد اور حرام کا جاننا بھی فرض ہو اور واجب اور مکروہ کا جاننا بھی واجب ہے
اور سنت اور مستحب اور مباح کا جاننا سنت ہے پس جو شخص حکم نماز
کے نہ جانے وہ گنہگار ہے اور واجب اور سنت کا تارک ہے اسلئے فرض
ہوا کہ ہر مسلمان جملہ احکام دین سے واقف ہوئے اور گنہگار نہ ہو کہ طلب العلم فریضۃ
علے کل مسلم و مسلمۃ یعنے علم کی طلب ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

تعریف ایمان

آمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِهٖ

یعنے ایمان لایا میں ساتھ اللہ تعالیٰ کے جیسا کہ وہ ساتھ ناموں اور صفتوں اپنی کے ہے۔ اور مینے مانے سارے حکم اُسکے پس نام اور صفات اور احکام یعنی فرض واجب سُنّت مباح مکروہ۔ حرام معتقد رکھے اور جملہ احکام جاننے ایمان کے لوازم ہیں حضرت نے فرمایا کہ ایمان کی اُناسی شاخیں ہیں بڑا امنڈہ اُس کا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے اور چھوٹی شاخیں مسلمانوں کے رستے سے موذی کو دور کرنا اور حیا ایک شاخ ایمان کی ہے۔ یہ سب شاخیں ایمان کی مسلمان کو معلوم کرنی فرض ہیں اور انکی نگہبانی بھی فرض ہے جس کا نام شُعَبُ الْاِیْمَانِ اور اسماء الٰہی بھی سیکھینگے جنکے واسطے حضرت نے فرمایا کہ مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّة یعنے ننانویں نام خدا کے ہیں جو شخص انکو ولیں رکھے وہ بہشت میں داخل ہوگا۔ مگر اول سب سے پانچ بنا اسلام کے معلوم کرنے چاہئیں۔ اوّل کلمہ طیّب دوم نماز سوم زکوٰۃ چہارم روزہ پنجم حج۔ اگر ایک بنا اسلام مومن میں نہو تو اسلام اسکا قایم نہیں رہتا کلمہ میں شرط ہے کہ گونگا نہ ہو۔ نماز میں شرط ہے کہ بیہوش نہو یعنی باعقل ہو اور زکوٰۃ میں شرط ہے کہ صاحب نصاب کا ہو۔ سونا ۸ تولے ۳ ماشے چاندی ۵۰ تولہ ۱۰ ماشے نقد یا سونا چاندی یا مال سوداگری کا سوا خرچ ضروری نان پارچہ برتن مکان اوزار حرفہ کے پاس رکھتا ہو اور قرضدار بھی نہو سال کے بعد چالیسواں حصہ یعنے اڑھائی روپیہ فیصدی زکوٰۃ دیا کرے۔ حج کی شرط یہ ہے کہ آنے جانیکا خرچ سوائے پوشاک شائستہ علاوہ نان نفقہ متعلقان جن کا نفقہ

اسکے ذمہ واجب ہے سب خرچ سرمایہ رکھتا ہو تب فرض ہے ہر ایک عبادت اپنے وقت پر کیجائے تو اس کا ثواب دس گُنا یا زیادہ ہزار تک ملتا ہے اگر اپنے وقت پر ادا نہو تو گنہگار ہوتا ہے اور اگر قضا کرے تو اس کا وبال و عذاب دور ہوا دیر کرنیکا عذاب سر پر رہا اسکے واسطے استغفار یا حج مبرور جدا کرے تا دیر کا گناہ معاف ہووے اگر ایک نماز بھی آدمی کے ذمہ ہو تو ہر وقت گنہگار رہتا ہے اور اور جتنی دیر ہوتی جاتی ہے اُتنا ہی گناہ بڑھتا جاتا ہے کوئی نماز جب غفلت میں یعنے سوتے ہوئے یا بیماری میں فوت ہو جاوے۔ جب بیدار ہوا یا ہوش میں آیا تو اُسیوقت ادا کرے دیر سے گنہگار ہوگا۔ پانچ وقت معلوم کرنے اسواسطے فرض ہیں کہ اگر نماز وقت میں نہ پڑھی جاوے تو ادا نہیں ہوتی اور اگر پہلے وقت سے پڑھی جاوے تو بالکل ادا نہیں ہوتی۔ اگر پیچھے وقت کے ہو تو قضا ہے اور اگر وقت میں ہو اور وقت اسکو یقیناً معلوم نہو تو بھی ادا نہیں ہوتی پھر پڑھے۔ اوقات نماز کے پانچ ہیں۔ صبح۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء صبح کا وقت سفیدی صبح صادق کے نکلنے سے سورج نکلنے سے پہلے تک وقت ظہر کا سایہ ڈھلنے سے لیکر دیوار کے ایک مثل تک سب اماموں کا اتفاق ہے۔ دو مثل تک امام اعظمؒ کا مذہب ہے۔ وقت عصر کا دو مثل کے بعد سے لیکر غروب آفتاب تک مگر جسوقت زرد و سرخ ہو تو نماز مکروہ ہے۔ کوئی نماز جائز نہیں۔ لیکن نماز عصر اس روز کی بکراہیت ادا ہوتی ہے۔ اگر اتنا وقت پایا کہ اللہ اکبر کہنے تک آفتاب باہر رہے اور پھر غروب ہوگیا تو بھی نماز عصر کی ادا ہو جاویگی۔ اگر اُسیوقت کوئی کافر مسلمان ہو تو یا عورت حیض و نفاس سے پاک ہوگئی۔ یا لڑکا

بالغ ہوگیا کہ وقت اتنا تھا کہ اللہُ اکبرؔ کو کہے تو یہ نماز سب کو قضا کرنی ہوگی کہ وقت پالیا تھا اور فرض ہوگئی تھی اور وقت نماز مغرب کا غروب آفتاب سے غروب سفیدی سے پہلے تک ہے اور عشا کا غروب سفیدی سے طلوع صبح صادق کے پہلے تک۔ مگر ہر نماز میں وقت مستحب اور مکروہ دیکھنا چاہیئے۔

اوقاتِ مستحب

صبح کا وقت اچھی سفیدی سبزی مایل ہے اور ظہر کا گرمیوں میں جب دھوپ کی گرمی کم ہوجاوے اور سایہ مثل کے نزدیک ہو اور سردیوں میں سایہ آدھ مثل ہو۔ اور عصر کا وقت جب سورج کی ٹکڑی سفید ہو اور مغرب کا سرخی میں۔ اور عشاء کا جب تیسرا حصّہ رات کا جاوے آدھی رات تک

اوقات مکروہ

صبح کی نماز اندھیرے اور سورج نکلنے میں۔ وقت ظہر کا شدت گرمی میں عصر زردی سرخی آفتاب میں۔ عشاء اخیر رات میں۔ اور سورج نکلتے اور ڈوبتے اور زوال کے وقت سب اور نمازیں مکروہ ہیں۔ نفل ہوں یا قضاء بعد ادائے صبح اور عصر نفل مکروہ ہیں سورج نکلنا وہاں تک ہے کہ جب تک سرخ زرد رہے اور غروب اسوقت سے ہے کہ جسوقت سرخ اور زرد ہوجاوے زوال اُس وقت تک ہے جب تک سایہ ڈھلکر ظاہر نہ ہوجاوے۔

عام مکروہات

جب بدن میں کوئی خلل پیشاب یا ریح یا بھوک کا یا غصّہ کا یا ہنسی کا یا سامنے بُت ہو یا پلیدی یا آگ ہو یا کتا ہو یا کوئی آدمی یا جانور یا کوئی چیز پلید ہو یا

جلدی ہو یا کپڑے میلے ہوں اور سر کی چوٹی ننگی ہو یا چادر کے دو طرف
نہ ملائے ہوں۔ یا چونے کی آستینیں لٹکتی ہوں یا تیر کی چادر ڈھیلی ہو
ٹخنے ڈھکے ہوں اور عید کی نماز سے پہلے نفل مکروہ ہیں ✤

مسایل استنجا

استنجا فرض اور واجب اور سنت اور مکروہ ہے فرض تب ہے جب نجاست
مخرج سے باہر چونی ت زیادہ قدر یا وزن میں ہو واجب تب ہے جب پلیدی
چونی کے برابر ہو۔ سنت تب ہے جب پلیدی چونی سے کم ہے مکروہ تب ہے۔
جب کچھ ہو استنجا کرنے بیٹھے تو بائیں پیر پر زور دیوے اور روے یا پشت سوے
قبلہ نہ ہووے کہ حرام ہے اگر سہواً بیٹھ جاوے اور خیال آجاوے اسی حالت میں پھر جاوے۔
ابھی پھرا نہیں تھا کہ پھرنے سے پہلے بخشا جاتا ہے۔ جہانتک ہو بول ایسی جگہ کرے
کہ زمین نرم ہووے یا کھود لیوے کہ زمین بہت پلید نہ ہو جاوے ڈھیلا لیتے وقت
ڈھیلے کو اول تین دفعہ زمین پر ٹھکورے تاکہ تسبیح سے چپ کرے اور زمین کو
اول تین دفعہ ٹھکور کر کہے کہ تسبیح سے چپ رہ ڈھیلے تین ہوں یا ایک تین
دفعہ استنجا سنت ہے۔ ایک ڈھیلے کی چار طرف ہیں تین طرف سے تین دفعہ استنجا
کرے تو بھی سنت ادا ہو جاتی ہے اور بعد بڑے استنجا کے چھوٹا استنجا استبرا کے
ساتھ کرے یعنی ڈھیلہ رکھ کر کھانسے اور سیون کو ملے حتے کہ قطرہ آنا اسکا یقیناً
بند ہو جاوے بعدہ پانی کے ساتھ ہاتھ دھو کر اول چھوٹا استنجا اسطور پر کرے
کہ دونوں بغلیں اور دونوں انثے ملکر دھووے بعدہ تین انگلیاں جوڑ کر ہتھیلی
پر دھار پانی کی ڈالتا جاوے اور بڑی انگلی سے درمیان سوراخ سے نجاست

دور کرے اور پھر دوسری انگلیوں سے اسکے کنارے کو صاف کرے کیونکہ استنجا نام ہے نکالنے نجو یعنے پاخانے کا خوب کوشش اور تلاش سے نجاست نکالے تاکہ اسکو یقین ہوجاوے کہ نجاست کی ملاست یعنے لیس نہیں رہی اور خوب نچوڑے اسیطرح تین شرطیں کرے اور سات دفعہ ہاتھ سے صاف کرے کہ خشک ہوجاوے اور مستحب ہے ۔کہ رومال سے خشک کرے۔ اگر رومال نہ ہو تو ہاتھ سے ایسا خشک کرے کہ وہ تری کپڑے کو نہ لگے اور پاخانے اور استنجا کو جاتے وقت اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِث اور بعد فراغت کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْخُبُثَ وَعَافَانِی پڑھے اور بول براز بطرف آفتاب اور ستاروں کے اور مقابل ہوا کے نہ کرے اور استنجا پلید چیز اور عزت والی چیز کے ساتھ نہ کرے +

مسایل واحکام آب

پانی پاک وہ ہے کہ جاری ہو یا دہ در دہ ہو یا دہ در دہ سے زیادہ ہو اور سوا اسکے پانی قلیل ہے قلیل پانی تھوڑی پلیدی پڑنے سے پلید ہو جاتا ہے یہ دونوں پانی تب پلید ہوتے ہیں۔جب پلیدی کا اثر بو یا مزہ یا رنگ سارے پانی میں پھیلجاوے۔جو لوگ مطلق پانی کو پاک کہتے ہیں جیسے مالکی مذہب والے انکو فقط یہ سند ملی کہ اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ یعنے پانی پاک کرتا ہے کوئی چیز اسکو پلید نہیں کرتی۔یہ ارشاد نبوی ہے انکو دھوکھا ہوا یہ حکم پانی جاری کا تھا جیسا کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ نہر جاری مدینہ کے باغ میں جسکے کنارے کا نام بیر بُضَاعَۃ تھا اُسکے بارے میں ارشاد ہوا اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ میں لام

عہد کا ہے یعنی وہ خاص پانی پاک ہے نہ مطلق اور حدیث قلتین کی جسکو
شافعی لوگ سند پکڑتے ہیں کہ جب پانی دو مٹکے بھر جاوے تو وہ پلید نہیں ہوتا
اور حدیث قلتین کی سند غلط ہے۔ دوسری حدیث میں حضرت صلعم کا ارشاد
ہے اِذَا وَلَغَ الْکَلْبُ فِیْ الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْہُ سَبْعًا یعنی کتا
جب برتن سے پانی لگ جاوے تو سات دفعہ دھوؤ اور ایک دفعہ مانج لو
یہ مطلق برتن خواہ دس مٹکے کا ہو کتے کے منہ ڈالنے سے ناپاک ہو جاتا ہے
اور اس حدیث قلتین میں مراد از قلتین محقق نہیں کیونکہ قلہ چوٹی پہاڑ
اور آدمی کی چوٹی اور مٹکے کو کہتے ہیں اور یبلغ کا لفظ بتارہا ہے کہ مراد اس جگہ
چوٹی ہے اگر مٹکے ہوتے تو اذا ملاء ہوتا یعنی جسوقت پر کرے مراد اس حدیث سے
کہ تالاب اتنا بھر جاوے کہ پہاڑ کی چوٹی یا آدمی کی چوٹی تک پہنچ جاوے اور حضرت
امام اعظم رح نے فرمایا کہ حضرت صلعم اور اصحاب کرام رض غدیر اور پانی جاری سے وضو
فرماتے۔ اور ان پانیوں کی نسبت حکم ہوا کہ پلیدی پڑنے سے جب تک بو مزہ
رنگت بدل جاوے تو پاک ہیں اور لفظ غدیر کا علماء نے تحقیق کر کے دہ در دہ
یا زیادہ پایا ایسے غدیر میں پلیدی ایک طرف سے دوسری طرف نہیں پہنچتی
حدیث شریف میں وارد ہے کہ کنوئیں کا حریم یعنی گرداگرد چاروں طرف سے
دس دس گز تک ہے جو وے دوسرا کنواں اس حد کے اندر ہووے اور دونوں سے
ایک کنواں پلید ہے تو دوسرا کنواں بھی پلید ہو جاتا ہے اسیواسطے علماء نے
حد حوض کی دہ در دہ رکھی کہ ایک طرف کی پلیدی دوسری طرف سرایت نہیں
کرتی۔ اور اگر حوض نیچے سے چوڑا ہے اور اوپر سے دہ در دہ سے تنگ ہے

تو اوپر وضو کرنا ناجایز ہے اور اگر اوپر سے چوڑا ہے اور نیچے سے تنگ ہے اور کوئی پلیدی پڑجاوے اور تہ میں بیٹھ جاوے تو اوپر پاک رہیگا اور نیچے پلید رہیگا۔ اور اگر حوض دہ در دہ چھت والا ہے اس طرح پر کہ پانی چھت سے ملا ہوا۔ اور دہانہ اُسکا جو کھلا ہے دہ در دہ سے کم ہو اس سے بھی وضو کرنا ناجایز ہے اور اگر چھت سے پانی نہ ملا ہو تو وضو جایز ہے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

مسایل وضو

وضو کے چار فرض ہیں۔ اوّل سارا مُنہ دھونا سر کے بالونکی حد سے ٹھوڈی کے نیچے تک اور کان سے کان تک۔ دوم ہاتھ دونوں کہنیوں سمیت سوم مسح چوتھائی سر کا۔ چہارم دونوں پیر ٹخنوں سمیت ایسا دھووے کہ بال کا قدر خشک نہ رہے۔ داڑھی بھاری ہو تب بھی سارے بالونکی جڑ کا تر کرنا فرض ہے اور لٹکتی داڑھی کا دھونا فرض نہیں ہے۔

سُنت وضو

نیت کرنی دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے اس طرح کہ ایک ایک ہاتھ جدا دھووے پہلے دایاں پھر بایاں۔ اگر میل کچیل لگی ہو تو ملکر میل اُتارے اور کرلی مُنہ بھر کے کرے اور مسواک یا اُنگلی کم از کم تین دفعہ ہر دو طرف دانت کے اوپر نیچے تین تین دفعہ پھیرے اور ایک بار زبان پر پھر بسم اللہ پڑھے پھر ناک میں تین دفعہ پانی ڈالکر کھینچے اور چھنگلی داہیں سے ہر دو نتھنے ملے اور بائیں ہاتھ سے سنکے اور سارے سر کا مسح کرے اور اندر باہر کانونکا مسح کرے اور مسح گردن کا کرے اور ہاتھ پیر اوّل داہنے دھوے اور داڑھی اور انگلیوں ہاتھ پیر کا خلال کرے اور انگوٹھی کے نیچے

مسئلہ جب ڈاڑھی گھنی ہو تو ڈاڑھی کا دھونا فرض نہیں۔ ڈاڑھی کے نیچے کی کھال کا دھونا فرض ہے۔

ہلاکر پانی پہنچائے اور اعضا ملکر دھووے اور پے درپے دھووے اور دنیا کی کلام نکرے اور اونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھے اور پاک جگہ پر وضوء کرے۔ اور اعضاء وضو کو بخوبی نچوڑے اور ہر اعضاء پر کلمہ شہادت بالبسم اللہ پڑھے اور دعائیں پڑھے اور بعد وضو کے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ اور سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاہُ تین دفعہ پڑھے اور اگر وقت ہو تو دو رکعت تحیۃ الوضوء پڑھے ورنہ جو نماز پڑھے ثواب تحیۃ الوضوء کا نیت سے ہو جائیگا۔

نو اقض وضوء جو کچھ آگے پیچھے سے نکلے خون ہو یا پیپ یا زرد پانی ناک سے یا پھوڑے پھنسی سے نکلے یا موٹی چچڑی خون میں چوس کر بھر جاوے یا قے کرے یا نماز میں آواز سے ہنسے اگر نماز جنازہ میں ہنسے تو نماز فاسد اور وضو باقی۔

مسائل غسل

غسل میں تین فرض ہیں منہ میں ناک میں بھر کر پانی ڈالنا۔ سارے بدن کو سر سے پیر تک مل مل کے دھونا۔ بڑا استنجا کرنا کہ کوئی بال خشک نہ رہے میل کچیل بدن سے اُتارنا اور تمام بدن کا غسل تب ہوگا جب ناف اور فرج اور ابرو اور موچھیں اور داڑھی ملکے دھووے اور ناک سے رینٹھ جمی ہوئی اور میل دور کرے اور دانتوں میں خلال کرے اور سُنت غسل کی بِسْمِ اللّٰہِ پڑھے اور جب غسل فرض کی حاجت ہو تو اول جھٹ تیمم کر لیا کرے تاکہ بسم اللہ پڑھنی جائز ہو جاوے اور نیت اور وضوء با ترتیب کرے اور ننگا نہ نہائے اگر ننگا ہے تو قبلہ کی طرف منہ نکرے کہ خلاف سُنت ہے۔

موجبات غسل فرض حیض۔ نفاس۔ جنابت تمام بدن پلید ہو جاتے

غسل سنت - نماز جمعہ - عیدین - احرام برائے وقوف در عرفات حاجی کو
غسل مستحب - پاک بدن والا کافر مسلمان ہووے - لڑکا نابالغ پورا
۱۵ سال کا ہو جائے - جنون یا مستی یا بیہوشی سے ہوش میں آجائے
بعد حجامت سینگے لگانیکے جب غاسل میت کو غسل دیچکے شب برات میں
۲۷ رمضان میں حاجیونکو مزدلفے میں جانیکے واسطے واسطے دخول مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ کے اور واسطے دخول کعبہ کے اور واسطے نماز سورج گرہن چاند گرہن اور
استسقاء کے اور واسطے ہر ایک نماز کے برائے دفع خوف یا دفع تاریکی اور
آندھی کے ہو اور جس کا بدن پلید ہو جاوے اور جگہ نامعلوم ہو۔

تنبیہ - یہ سب غسل تب فایدہ کرتے ہیں جب دل کا غسل کر لیوے یعنے اپنے
دلکو سب عقاید فاسدہ سے اور بد خلقی سے پاک کر لیوے حتیٰ کہ دشمنی کسی
مسلمان کے دل میں نہو اور عظمت اللہ تعالیٰ اور رسول خدا اور مقربان الٰہی کی ہو

مسائل اذان

اذان اول وقت میں مسنون ہے - اول وقت اعلام کا وقت ہے اور
وہ مسنون موجب ثواب ہے اور میان وقت کے فقط اعلام جماعت کا
ہے اور اذان مشہور ہے ہر کلمہ پہ وقف کرے اور آواز دراز کرے -
مدات برابر کرے کلمہ شہادت سے دو دو دفعہ کہے چار چار دفعہ کہنے خلاف
سنت ہیں ثبوت اسکا بالکل نہیں اور ابو محذورہ موذن کی طرف جو نسبت
کرتے ہیں یہ غلط ہے اُنے شہادتیں بغیر مد کے پڑھیں حضرت نے فرمایا مد کے
ساتھ پڑھو انکو دھوکا ہوا - کہ شہادتیں چار چار دفع ہیں بلا مد اور بامد یہ اذان

حضرت بلال کی قایم اور دایم رہی ایسی اذان فرشتے نے کہی تھی اور آسمان پر حضرت جبرئیل نے کہی تھی اور شہادتین میں حضرت کا نام مبارک سنتے وقت دو دفعہ دونوں انگوٹھے اور سبابتین چومنے مسنون ہیں حضرت صدیق اکبر رضی اور حضرت امام حسن اور حضرت خضر اور بہت مشایخ نے چومے اور فایدے اٹھائے اور حضرت صلعم کی بشارت ہے کہ جو ایسا کریگا۔ اسکو میں بہشت میں لیجاؤنگا۔ یہ حدیث ثابت صحیح ہے کنز العباد میں اسکی تصحیح کی ہے ملا علی قاری اپنی کتابوں میں اور شیخ عبد الحق وغیرہ سب اس حدیث کو صحیح مان چکے ہیں۔ فقط ایک جراحی لکھتا ہے کہ مجھ کو اسبات کی حدیث صحیح نہیں ملی حدیث ضعیف ہی ظاہر ہے کہ فضایل اعمال میں سند حدیث ضعیف کی کافی ہے پس بالاتفاق یہ بات مسنون ہے جو کوئی منع کرے سوا سند کے حکم اسکا کفر ہے شریعت میں حکم کا ایجاد کرنا کفر ہے اسکی اجابت بالقول والقدم واجب ہے اور اذان مسجد سے باہر تھی خواہ اذان خطبہ جمعہ کی ہو وہ بھی باہر تھی۔ ہشام بن عبد الملک نے مسجد میں خطبہ کے وقت کہلائی۔ پہلے اس سے باہر ہوا کرتی تھی امام کے نزدیک کہنی بالکل خلاف ہے دور پچھلی صفوں میں چاہئے اور مکبر بھی تکبیر پچھلی صفوں میں کہے پہلی صف میں نمازیوں کو چیر کر آنا ضرور نہیں موقع ملے تو آوے ورنہ لوگوں کو تکلیف نہ دیوے یہ باوردی نے بیان کیا جیسا کہ عینی شرح بخاری میں ہے پیچھے دعا کرے اور اقامت یعنی تکبیر مثل اذان کے ہے مگر جلدی۔ اور قد قامت الصلوٰۃ دو دفعہ اور اس کی اجابت بھی واجب ہے بالقول والقدم۔

مسائل نماز

فرائض نماز۔ نماز کے فرائض ۲۷ ہیں۔ وضو۔ بدن پاک کپڑا پاک جگہ پاک مرد کو ناف سے زیر زانو تک اور عورت کو سارا بدن سوا چہرہ اور دو کف دست اور دو پیر کے ڈھانکنا اور قبلہ اور وقت کا ہونا اور جاننا اسباب کا کہ وقت نماز کا ہے اور تکبیر کھڑا ہو کر کہنا۔ اور نیت کا تکبیر سے پہلے ہونا۔ اور تکبیر تحریمہ زبان سے کہے کہ آپ سُن لے اور مقتدی کو نیت متابعت کی کرنی اور اقتدا فرض کا فرض میں اور اقتدا واجب کا واجب میں۔ اور قیام فرائض اور واجب اور سنت موکدہ میں بقدر قرائت کے فرض ہے۔ اور قرائت قرآن مجید ایک آیت ہر دو رکعت میں فرض ہے اور ساری رکعتوں واجب اور سنت اور نفل میں اور رکوع اور سجود سخت چیز پر پیشانی بقدر تسبیح ٹک جاوے اور سجدہ گاہ کا گھٹنوں سے بالشت سے زیادہ اونچا نہ ہونا اور سجدہ میں دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے زمین پر لگانے اور کوئی انگلی پاؤں کی لگانی اور رکوع سجدے سے مقدم ہونا۔ اور پہلا سجدہ کر کے جلوس کے قریب ہو کر دوسرا سجدہ کرنا۔ اور قعدہ اخیر بقدر تشہد اور قعدہ اخیرہ سب ارکان سے پیچھے کرنا اور ساری نماز جاگتے پڑھنا اور سارے فرائض اور واجبات نماز کے سنتوں اور مستحبوں سے جدا جدا پہچاننا اور اعتقاد فرائض کا فرض جاننا تاکہ فرضوں کو نفل نہ اعتقاد کرے کہ نفل بہ نیت فرض ادا ہو جاتا ہے اور فرض بہ نیت نفل نہیں ادا ہوتا ان فرائض کا جاننا فرض ضروری ہے کہ بلا علم فرائض

نماز کے نماز ناجائز ہے۔ جب فرض کو فرض نہ جانا تو فرض ادا نہ ہوا ÷

واجبات نماز

وہ اٹھارہ ۱۸ ہیں دو رکعت اول میں سورہ فاتحہ کا پڑھنا امام اور منفرد کو اور سورۃ یا آیت ملانی اول دو رکعت فرض میں اور ساری رکعت واجب اور سُنت اور نفل میں اور فرض میں تعیین دو رکعت اول کے لئے قرائت اور تقدیم فاتحہ بر سورۃ اور ناک اور ماتھے پر سجدہ کرنا اور دوسرا سجدہ ساتھ پہلے سجدے کے جلسہ کر کے ملانا۔ ارکان میں (بقدر تسبیح) کے رکوع سجود قومہ جلسہ میں اور قعدۂ پہلا نماز سہ گانہ چہار گانہ میں اور تشہد پڑھنا ہر دو قعدہ میں اور پہلا قعدہ ختم کر کے تیسری رکعت کو جلدی کھڑا ہونا اور لفظ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا اور علیکم واجب نہیں جیسا کہ درمختار میں ہے اور دعاء قنوت وتر میں اور تکبیرات عیدین کی اور شروع کرنا نماز کو ساتھ لفظ اللہ اکبر کے اور دوسری رکعت عیدین میں تکبیر رکوع یعنے اللہ اکبر (اور سوائے عیدین کے تکبیر رکوع کی سُنت ہے) اور صبح اور شام اور عشاء اور وتر و تراویح اور جمعہ اور عیدین میں جہر کرنا امام کا۔ اور ظہر و عصر میں اخفاء کرنا ÷

بیان سنت ہائے نماز

وہ تقریباً اکاون ۵۱ ہیں اول تکبیر تحریمہ کیواسطے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ مردوں کو اور کندھوں تک عورتوں کو۔ انگلیوں کو کھلا رکھنا متوجہ بقبلہ! اور مقتدی کو تکبیر امام کے ساتھ تکبیر کہنی مردوں کو ناف کے تلے ہاتھ باندھنا اور عورتوں کو سینے پر۔ اور ثناء پڑھنی یعنے سُبحانک اللّٰھم سبکو اور اعوذ باللہ

پڑھنی امام کو اکیلے کو نہ مقتدی کو اور بسم اللہ پڑھنی ہر رکعت کے اول اور
آمین کہنی اور اعوذ بسم اللہ اور آمین آہستہ پڑھنی اور تکبیر تحریمہ کے وقت ٹھہر کے
آرام سے کھڑا ہو جانا سوائے جھکانے سر کے اور امام کو تکبیریں باواز بلند کہنی
اور فاصلہ درمیان دو قدموں کے بقدر چار انگشت اور صبح اور ظہر کی نماز میں سورتیں
لمبی پڑھے اور عصر و عشا میں میانہ سورتیں اور مغرب میں چھوٹی سورتیں۔ اگر
شہر میں ہو یہ حکم ہے اگر مسافر ہو تو جیسا وقت کے مناسب ہو ویسا پڑھے اور
صبح میں پہلی رکعت لمبی ہو اور تکبیر رکوع کی اور تین تسبیح کہنی رکوع میں گھٹنے
پکڑنے انگلیاں کشادہ کر کے رکوع میں اور عورت انگلیاں ملائے رکھے اور
رکوع میں دونوں پنڈلی سیدھی کھڑی رکھے اور پیٹھ سیدھی یا ہموار ہو۔ سر اور سرین
برابر ہوں اور رکوع سے سر اٹھانا اور قومہ میں آرام سے کھڑا ہونا (تحقیق ہے کہ
یہ واجب ہیں) اور سجدہ کو جاتے اول گھٹنے ٹکانے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی
اور سر اٹھاتے وقت برعکس کرنا۔ اول پیشانی پھر ناک پھر گھٹنے اور سجدہ میں
تین تسبیح کہے اور سجدے سے سر اٹھانے کی تکبیر اور سر رکھنا۔ درمیان دونوں ہتھیلیوں کے
اور سجدے میں اندام ایک دوسرے سے دور رکھنے۔ ران پیٹ سے اور پنڈلیوں سے اور
پنڈلیاں زمین سے اور بازو پہلوؤں سے جدا ہیں اور عورت سبکو ملائے اور جلسہ یعنی
بائیں پاؤں پر بیٹھنا دایاں کھڑا کر کے آرام کرنا (تحقیق یہ ہے کہ واجب ہیں) اور
دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ اور عورت جلسہ میں دونوں پاؤں نکال کر بائیں سرین پر بیٹھے
اور بوقت شہادت رفع سبابہ کرنا اور تیسری یا چوتھی رکعت فرضوں میں صرف الحمد
پڑھنی اور درود شریف پڑھنا قعدہ اخیرہ میں اور دعا مانگنی ساتھ دعا ایت

قرآن کے یا الفاظ حدیث کے۔ دونوں سلام کیوقت گردن داہنی بائیں پھیرنی۔ اور سلام کیوقت نیت مردوں اور فرشتوں کی کرنی۔ امام کو اپنے مقتدیوں کی اور مقتدیوں کو اس طرف والے نمازیوں اور امام اور فرشتوں اور نیک جنوں کی اور جو مقتدی امام کے محاذی کھڑا ہے امام دونو سلاموں میں اسکی نیت کرے اور وہ بھی امام کی دونوں سلاموں میں نیت کرے۔ اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو دونو سلاموں میں نیت فرشتوں کی کرے اور صالح جنوں کی اور دوسرا سلام پہلے سلام سے نرم ہو اور سلام امام کے ساتھ مقتدی سلام کہے اور شروع سلام داہنی طرف ہو اور مقتدی مسبوق یعنے جو امام کے ساتھ پیچھے سے آملا ہے وہ امام کے سلام تک منتظر رہے۔ اگر وقت تنگ ہے یا اسکو کوئی ضرورت ہے تو اپنا تشہد ختم کرکے نماز قضا کے واسطے کھڑا ہو جاوے۔

آداب نماز

جب مکبر حی علی الفلاح کہے تب اٹھیں اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح تکبیریں پڑھتے ہوئے اپنا چہرہ دائیں بائیں پھیرے اور قد قامت الصلوٰۃ کے بعد امام تکبیر کہے تکبیر کیوقت دونوں ہاتھ آستینوں سے نکالکر کانوں کی لو سے انگوٹھے لگائے اور نظر سجدہ گاہ کیطرف رکھے۔ رکوع میں پشت پا پر۔ سجدہ میں ناک کی پھننگی پر قعدہ میں اپنی گود میں۔ دونو سلام کیوقت دونوں شانوں پر اور دعا کیوقت دونوں ہاتھ کھلے رکھے جیسے سجدہ میں تھے۔ یہ دعا سجدہ عرشی ہے۔ دعا کا قبلہ عرش ہے جیسے سجدہ نماز کا سوئے قبلہ ہے ویسا ہی دعا کا قبلہ عرش ہے دونوں ہاتھ اول تکبیر کیوقت اور سجدہ میں اور دعا کے وقت برابر ہیں

سلہ اور مقتدی پہلے بیٹھے رہیں ۱۲

فرق اتنا ہے جتنا تکبیر کے وقت یا سجدہ کے وقت رہتا ہے۔

سنت صبح کا مسئلہ

شرح معانی آثار طحاوی جلد اوّل صفحہ ۲۱۸ جب امام صبح کی نماز پڑھ رہا ہو تو پیچھے آنیوالا جسنے سنت فجر نہیں پڑھی کیا کرے سب صحابہ کرام رض کا اتفاق ہے کہ وہ سنت دروازہ مسجد میں یا کسی گھر پاس والے میں یا کسی مسجد کے کسی گوشہ میں یا ستون کی آڑ میں یا صف سے علیحدہ جہاں موقعہ ملے اس شرط پر کہ جانتا ہو کہ سنت ادا کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤنگا۔ تو ان مقامات مذکورہ میں سے کسی میں سُنت ادا کرے۔ مگر ایسی ادا کرے کہ تھوڑی قرایت اور ایک ایک تسبیح رکوع و سجود میں کہے جب جانتا ہے کہ سنت پڑھتے پڑھتے جماعت ہو جاویگی اور وہ نہ ملے گا تو سنت ترک کر دیوے اور شامل جماعت ہو جاوے اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ بعد از فراغ فرض وہیں بیٹھا رہے جب سورج نکلے تب سنّت قضا کرے اب یہ سنّت ہے یا نفل۔ تحقیق تو یہ ہے کہ یہ نفل ہیں کیونکہ سُنت نام اس فعل کا ہے جو حضرت نے آپ بار ہا کیا یا فرمایا یا دیکھا اور خاموش رہے سو اس سنت کے بارے میں کوئی فعل و قول تقریر حضرت سے ثابت نہیں ہوا صرف عبداللہ بن عمر رض کا فعل ہے کہ جب سنت رہجاتی تو بیٹھے رہتے اور جب سورج نکلتا تب پڑھتے۔ مخالف کہتا ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃ یعنے جب نماز کی تکبیر کہی جاوے تو سوائے فرض کے کوئی نماز نہیں۔ الجواب اسکے جواب میں امام طحاوی نے یہ کہا۔

کہ یہ حدیث ابوہریرہؓ کی ہے اور جملہ اصحاب کے افعال اُسکے مخالف ہیں
یہ سنت نہیں ہو سکتی حفاظ حدیث نے عمرو بن یسار سے ایسا ہی بیان
کیا ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ابوہریرہؓ ہی راوی ہیں۔ اِذَا اُقِیْمَتِ
لِلصَّلٰوۃِ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الَّتِیْ اُقِیْمَتْ لَہَا۔ یعنی جب نماز کیواسطے
تکبیر کہی جاوے تو سوائے اس نماز کے دوسری نماز نہیں الجواب یہ کہ
جس جگہ سنت پڑھے اُس جگہ سے آگے پیچھے ہٹ یا بڑھ جاوے مستحب ہے اور
اُسی جگہ کھڑا رہنا مکروہ ہے۔ جب اسنے ایک جگہ سنت و فرض پڑھے تو سنت
کو فرض بنا دیا۔ جیسا مالک بن بُحَینہ کا قصہ مشہور ہے کہ جب تکبیر کہی گئی تو
وہ سنت پڑھ رہا تھا۔ پس اُسی جگہ فرض پڑھے جب سلام پھیرا گیا تو
سب لوگ اسپر جمع ہوئے اور حضرت نے فرمایا اَلصُّبْحَ اَرْبَعاً اَلصُّبْحَ
اَرْبَعاً یعنے کیا صبح کی نماز چار رکعت ہے بات یہی تھی کہ اسنے سنت
فرض ایک جگہ پڑھے اس کراہت کو حضرت نے دوسری حدیث میں تصریح
فرمائی۔ جیسا صائب بن یسار امیر معاویہؓ سے راوی ہے کہ امیر نے حضرت سے
روایت کیا کہ آپنے فرمایا لَا تَفْعَلْ حَتّٰی تَقَدَّمَ اَوْ تَاَخَّرَ یعنی ایسا مت کر
جب تک تو آگے پیچھے نہ ہوے اور ابوہریرہؓ نے حضرت سے روایت کیا ہے
کہ تُکَاثِرُوا الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ بِمِثْلِہَا فِی الْمَسْجِدِ فِیْ مَکَانٍ وَّاحِدٍ
یعنے تم نماز فرض کو بہت مت کرو ویسے ہی نماز کے ساتھ ایک جگہ مسجد میں
اور ایسا ہی دوسری حدیث میں وارد ہے کہ حضرت نے ایک شخص کو فرمایا جسنے
جماعت کے پیچھے سنت پڑھی تھی یہ ملنا صف میں مکروہ ہے اسکو حنفیہ مکروہ

البتہ نہ کیا کہ تو جواب اس کا یہی ہے کہ اسنے ملکر صف کے ساتھ سنت پڑھی تھی

کہتے ہیں اسیواسطے لکھا ہے کہ دور از صف کسی کونے میں یا دروازے میں یا کسی ستون کی آڑ میں سنت ادا کرے۔ اب یہ بات کہ شمول بجماعت فرائض افضل ہے یا شغل باداۓ سنت فجر جواب یہ ہے کہ مقابلہ بیجا ہے کیونکہ یہ کوئی نہیں کہتا کہ فرض ترک کرے۔ بلکہ حنفیہ کا مطلب یہ ہے کہ جب جانتا ہے کہ سنت ادائے کر کے شامل فرض ہو جائیگا۔ تو سنت بشرائط مذکورہ ادا کر لیوے نہ یہ کہ فرض ترک کرے پس جب آدمی گھر میں ہووے اور آواز تکبیر کا یا قرأت امام کی سُنے تو باتفاق فریقین گھر میں پڑھے اور جب گھر میں شغل بہ سنت افضل ہے تو اب یہ بات کہاں ہوئی کہ شمول بفرض ہے یا شغل بہ سنت افضل ہے یہ تاکید سنت فجر میں ہے نہ ظہر میں۔ اسواسطے کہ حضرتؐ سنت فجر کی نسبت بڑی تاکید فرماتے تھے کہ سنت کی دو رکعت نہ چھوڑو اگرچہ تمکو گھوڑے روندیں۔ غرض اس سے فضیلت کا پانا ہے نہ ضد کرنا۔

قرأت مقتدی امام کے پیچھے ناجائز ہے

دس اصحاب حضرتؐ کے قرأت فاتحہ کو خلف امام منع فرماتے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ۔ عمر فاروقؓ۔ عثمانؓ بن عفان اور حضرت علیؓ بن ابی طالبؓ اور عبدالرحمنؓ بن عوف اور سعید بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور عبداللہ بن عباسؓ اور عبدالرزاق اپنی کتاب مصنف میں لکھتا ہے کہ یہ سب منع فرماتے تھے اور طحاوی نے باسناد حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا

مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَیْسَ عَلَی الْفِطْرَۃِ یعنے جو شخص امام کے
پیچھے پڑھے وہ شرائط اسلام پر نہیں اور ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب
مصنف میں بروایت ابی یحییٰ حضرت علیؓ سے روایت کیا مَنْ قَرَأَہٗ
خَلْفَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَخْطَأَ الْفِطْرَۃَ یعنے جو امام کے پیچھے پڑھے وہ
شرائط اسلام کو خطا کر گیا۔ یعنے اسلام کو نہ پہنچا۔ اور دار قطنی نے
بھی کئی طریقوں سے بیان کیا ہے۔ اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں
یہی روایت کیا اور ابن مسعودؓ نے کہا کہ اسکا منہ مٹی سے بھرا جائے۔
عمر بن خطاب نے فرمایا کہ اسکے منہ میں انگارے ہوں تو میں اچھا جانتا
ہوں اور کتاب التمہید میں ہے کہ حضرت علیؓ اور سعدؓ اور زید بن ثابت
نے فرمایا کہ امام کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے نہ نماز سری میں نہ نماز
جہری میں اور عبد الرزاق اور طبرانی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔
اور امام طحاوی کہتا ہے کہ یہ اصحاب کبار اعلےٰ درجے کے ہیں امام کے
پیچھے خاموش رہنے پر متفق ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا شدومد
حضرت کے ساتھ موافقت بڑی دلیل ہے کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ
وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنے جب قرآن شریف پڑھا جاوے تو تم سنو اور
چپ رہو ضرور تم پر رحم کیا جاویگا اور حضرت نے فرمایا کہ امام کی قرات مقتدی کی ہے

نماز وتر

اول رکعت میں اِنَّا اَنْزَلْنَا یا سَبِّحِ اسْمَ اور دوسری میں قُلْ
یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ تیسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے جیسا کہ

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے اور جسکو دعاء قنوت یاد نہو اللّٰھمّ اغفرلی
تین بار یا ربِّ یا ربِّ تین دفعہ پڑھے اور مقتدی جاہل کو امام
کی دعاء کافی ہے یعنے چپ رہے اور بھی جائز ہے۔
وتر کا وقت بعداز نماز عشا کے ہے پس وتر پہلے نماز عشا سے نہونگے
ترتیب نماز و نمیں فرض ہے پہلی جب تک ادا نہ کیجائے دوسری نا جائز
ہے۔ مگر جب پانچ نمازیں قضا ہو جائیں تو پھر ترتیب باقی نہیں رہتی
(وتر تین رکعتیں ہیں) عتبہ بن مسلم کہتے ہیں کہ مینے عبداللہ بن عمرؓ سے وتر کو پوچھا
فرمایا کہ وتر النہار جانتا ہے میں بولا ہاں میں جانتا ہوں مغرب کی نماز وتر
ہے فرمایا سچ کہا تو نے حضرت شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہٗ نے فتوحات
مکیہ میں امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کر کے لکھا ہے کہ آفرین کیسا اجتہاد
کثیف تام ہے۔ فرمایا حضرتؐ کا ارشاد ہے اِنَّ اللّٰہَ زَادَکُمْ صلوٰۃً
کصلوتکم وتر النھار یعنے اللہ نے تمکو ایک نماز زیادہ کی ہے مثل
تمہاری نماز وتر النہار کے امام ابو حنیفہ نے اس حدیث سے وجوب وتر کا
معلوم کیا کہ واجب مثل فرض کے ہوتا ہے عمل میں و قضا میں نہ اعتقاد میں تشبیہ
ہے یہ سمجھے کہ مشبہ بہ مشبہ سے افضل ہوتا ہے فرض واجب سے افضل ہے کہ اسکا
اعتقاد کرنا بھی فرض ہو اور واجب کا اعتقاد واجب چاہیئے نہ فرض اور تین
رکعت اس تشبیہ سے ثابت ہیں اور اسبارے میں بہت حدیثیں ہیں۔

مسئلہ جمعہ

نماز جمعہ دیہات میں مطلقاً جائز نہیں ہے اور شہروں میں موجودگی اُن

بادشاہ اسلام یا باذن صوبہ یا قاضی سلطانی جنکو سلطان المعظم کا
اذن ہو جائز ہوتی ہے۔ اور ملک ہندوستان میں نہ سلطان ہے نہ اُسکا
نائب نہ قاضی باذون کہ جمعہ پڑھاوے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے لَا جُمُعَۃَ وَلَا تَشْرِیْقَ اِلَّا فِیْ مِصْرٍ
جَامِعٍ اَوْ مَدِیْنَۃٍ عَظِیْمَۃٍ یعنے جمعہ اور تکبیر تشریق اور نماز عید الفطر
اور نماز عید الضحے سوائے بڑے شہر کے نہیں ہوتی۔ اس حدیث کو عبد الرزاق
نے اپنی کتاب مصنف میں بروایت عمرؓ از ابی اسحاق از حارث از علی بیان
کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں نووی نے اعتراض کیا حجاج بن ارطاۃ
کرو ضعیف ہے۔ بدرالدین عینی نے جواب دیا کہ اس حدیث کی اسناد
بہت ہیں نووی کو ایک ایک سند ملی جسمیں حجاج بن ارطاۃ دوسریوں سے
ناواقف ہے بلکہ اس حدیث کو ابن شیبہ نے روایت کیا اور دوسرں نے بھی
کیا یعنے بروایت جریر از منصور از طلحہ از سعدؓ ابن عبیدہ از ابی عبد الرحمنؒ
بلکہ ابی زید نے کتاب اسرار میں لکھا ہے کہ محمد ابن حسن نے مرفوعاً بیانکیا
اس حدیث میں کوئی اعتراض نہیں سو اس حدیث سے ثابت ہے کہ جمعہ اور عید اور
تکبیر تشریق دیہات میں واجب نہیں۔ بلکہ درمختار میں لکھا ہے کہ مکروہ ہے
(از عینی شرح بخاری جلد سوم صفحہ ۲۶۴) اور ابن ماجہ میں جابر سے مروی ہے
کہ حضرت نے فرمایا مَنْ تَرَکَھَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بَعْدِیْ وَلَہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ
جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِھَا فَلَا جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَلَا بَارَکَ لَہٗ فِیْ اَمْرِہٖ الخ
یعنے جسنے جمعہ چھوڑا سجالیکہ امام اُس کا موجود ہے۔ امام خواہ عادل یا ظالم

تو جمعہ کو خفیف سمجھکر چھوڑے تو اسکے لئے یہ بد دعا ہے۔ امام شافعی کا قول
ہے کہ اذن سلطان کا مسنون ہے اور مذہب حنفیہ اور بقول امام احمد اذن
شرط ہے یعنی فرض ہے (عینی جلد سوم صفحہ ۲۶۸) اِس حدیث سے
فرضیت جمعہ کی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اسمیں بد دعا ہے اُخروی عذاب کا کوئی
ذکر نہیں اور دین کے نقصان کا کوئی اشارہ نہیں اور یہ حدیث خبر احاد ہے
خبر احاد موجب یقین کی نہیں ہوتی۔ بلکہ خبر مشہور بھی موجب یقین نہیں موجب
یقین تو حدیث متواتر ہوتی ہے سو اِس بارے میں کوئی حدیث مشہور اور متواتر
ثابت نہیں ہو فرضیت کجا۔ آیہ شریفہ میں اِتنا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا
نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنی اے
ایمان والو جب جمعہ کے روز نماز کیواسطے منادی کرائی جاوے تو دوڑو بیچ
ذکر اللہ اور بیع یعنے خرید و فروخت چھوڑدو تو اس آیت شریف سے نماز کیواسطے جانا
بشرط منادی ہے۔ مطلقاً حکم حاضری کا نہیں۔ اب منادی کی تحقیق کیجائے
تو یہی نکلیگا کہ صاحب حکم حکماً رعیت کو بلاوے جو نہ آوے اُسکو تعزیر لگاوے
اگر صاحب حکم موجود ہو اور منادی عام نہ کرائے تو بھی حاضر ہونا فرض نہیں
اور دوسری حدیث میں بخاری نے بیان کیا کہ جب زبارش ہو نماز جمعہ کیواسطے
مسجد میں مت آؤ اور نماز ظہر گھروں میں پڑھو قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
مَنْ تَرَکَ الْجُمُعَۃَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَۃٍ طَبَعَ اللّٰہُ عَلٰی قَلْبِہٖ۔
یعنے حضرت نے فرمایا جو تین جمعے بغیر ضرورت کے چھوڑے تو اسکے دل پر زنگ
لگجاتا ہے (ع ج ۳ ص ۲۳۴) فرضیت جمعہ کی آیت اور حدیث اور اجماع
اُمت سے ثابت ہے۔ آیت فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ بیع مباح
کو ترک کرنا اور حرام سمجھنا سوائے فرض کے ناممکن ہے یعنے محرم مباح کا فرض
ہوتا ہے بیع مباح ہے اسکو حرام کرنیوالا فرض ہے اور وہ نماز جمعہ کی۔ ہے اور

فرادیٰ اللہ سے خطبہ چھپ خطبہ فرض ہوا جو شرط نماز کی ہے تو فرضیت نماز

کی بطور اولیٰ ثابت ہوئی۔ اور یاد رہے کہ یہ خطبہ بامر سلطان ہے مطلقاً فرض

نہیں فرض کرنیوالا امر سلطانی ہے نہ بذاتہٖ۔

اور سنت حدیث جابرؓ اور ابی سعدؓ کی ہے کہ دونوں راوی ہیں کہ حضرتؐ نے

خطبہ فرمایا واعلموا اَنَّ اللّٰہَ فَرَضَ عَلَیْکُمْ صَلٰوۃَ الْجُمُعَۃِ اللہ تعالیٰ نے نماز

جمعہ کی تمپر فرض کی ہے اور اجماع اُمت کا ظاہر ہے کہ کل امت فرضیت جمعہ پر

متفق ہے لیکن فرضیت اسکی مطلقاً نہیں مشروط بشرائط ہے سب علماء

متفق ہیں کہ سوائے جماعت کے جمعہ نا جائز ہے ایک دو نہیں پڑھ سکتے۔

مسافر پر فرض نہیں اعمیٰ۔ قیدی اعرج پر فرض نہیں۔ عورت اور غلام پر فرض

نہیں۔ بارش کے روز فرض نہیں۔ جیسا مذکور ہو چکا بدون اذن سلطان کے

فرض نہیں۔ عند الامام اعظمؒ اور بغیر قیم (امیر) کے عند الشافعی فرض نہیں بغیر

شہر کے عند الامام ابو حنیفہ فرض نہیں۔ اصل صول سب شرائط کا ایک بڑی

شرط ہے جو اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ یعنے جب لوگ بلائے

جاویں اسطے نماز جمعہ کے اگر جمعہ کے روز ندا یعنے اذان بلا اذن بادشاہ کے ہو تو

یہ اذان ظہر کی ہے نہ جمعہ کی اس اذان سے بیع مکروہ ہے حرام نہیں حضرتؐ

مدینہ میں تشریف نہیں لائے تھے کہ پہلے اسعد ابن زرارہ لوگونکو جمع کرتے اور

جمعہ پڑھتے۔ جب حضرتؐ مدینہ میں تشریف لائے تو جمعہ پڑھنا شروع فرمایا۔ اول جمعہ کو

جو اسلام میں حضرتؐ نے قایم فرمایا وہ وادی بنی سالم بن عوف میں جو مابین قبا ذم موضع

و مدینہ واقع ہے پڑھا قبل نزول آیت جمعہ قایم فرماتے تھے حکم الٰہی کوئی نہیں آیا تھا

اور اسوقت کا جمعہ یعنی اسعد ابن زرارہ کا جمعہ پڑھانا اور حضرتؐ کا جمعہ پڑھانا

فرض نہیں تھا کیونکہ وحی نہیں آئی اسواسطے خطبہ میں اصحاب کبار کاروان کی آواز

سُنکر چلے گئے جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا و اذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض

وابتغوا من فضل اللہ الخ۔ فرض ہوتا تو اصحاب کیوں جاتے۔

اصل فرض جمعہ ہے یا ظہر ہے

(اس میں اختلاف ہے)

اعذار یعنے عذرہائے ترک جمعہ بہت ہیں۔ بارش۔ بیمار داری۔ بیماری۔ اہتمام جنازہ اور قید اور مسافری۔ نابینائی اور لنگڑا پن (ص ۲۷۳ ع شرح بخاری جلد ۳) یہ عذرہائے مذکور موجب ترک جمعہ کے ہو سکتے ہیں۔

اسباب ترک جمعہ

شامی صفحہ ۵۴۰ تتمہ میں لکھا ہے کہ معراج الدرایہ میں منقول از مبسوط ہے کہ دیار کفار جنہیں قاضی اور والی مسلمان از جانب حاکم مقرر و منصوب ہیں وہ دیار اسلام ہے کیونکہ احکام شرعیہ جاری ہیں نہ احکام کفر مگر جن بلاد میں قاضی اور والی مسلمان نہ ہووے تو مسلمان کو لازم ہے کہ ایک قاضی تبراضی جمیع مسلمانان مقرر کریں کہ وہ احکام شرع کے جاری کرے اور بڑے حکام سے التماس کریں کہ ایک مسلمان والی باختیار اسکے واسطے مقرر کرے کہ وہ جمعہ پڑھاوے فقط اس سے معلوم ہوا کہ جب تک والی باختیار اجرائے حدود موجود نہو اور اذن اقامت جمعہ نہ دیوے تو جمعہ ناجائز ہے۔

ہندوستان میں نہ کوئی قاضی سلطانی نہ تبراضی جمیع مسلمانان نہ کوئی مجسٹریٹ باختیار مقرر کردہ ہے۔ حکام کہ احکام شرعی جاری کرے۔ پس جمعہ کس طرح نماز ظہر کو موقوف کر کے خود قایم مقام اسکے ہو جاوے نہیں ہو سکتا۔ یہ شعار اسلام کا ہے مسلمان اپنے اپنے فرقے والے جمع ہو کر ایک رسم ادا کر لیتے ہیں۔ اگر جمعہ کے طور پر سب فرقے ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھیں تو طرح طرح کے فتنہ قایم ہوں جنکے نتیجہ کا سرانجام مسجد مقفل ہو جائے اور فریقین کے سرغنہ و اصل جیلخانہ ہو کر نماز فرض سے بھی محروم رہیں جیسا کہ اناوہ و دولت زیادہ یہ جمعہ شریف فی محل جہنم

کر دیگا۔ والسلام۔ پس نماز ظہر مقدم ہے اسکو چھوڑنا اور جمعہ کو اسکے قائمقام جاننا یہ حکم نفسانی ہے نہ رحمانی جمعہ ادا کر کے اپنی ظہر کی نماز پڑھنی فرض ہے۔

مفسدات نماز

نماز کے مفسدات ۸۶ ہیں۔ بات چیت کرنی جانکر یا بھولکر اور دعا کرنی قرآن و حدیث کی اور سلام دینا اور سلام کا جواب دینا زبان سے یا ہاتھ سے یعنی مصافحہ سے اور دو ہاتھ سے کوئی کام کرنا ایک ہاتھ سے کہ دوسرا جانے یا دانتوں سے کوئی چیز چنے کے برابر نکالکر نگلنی کہ یہ نماز میں نہیں۔ اور سینہ کعبہ سے پھیرنا۔ اور کھانا یا باہر سے منہ میں ڈالکر نگلنا اور پینا اور کھانسنا بلا عذر اُف کرنا اور آواز سے رونا اور آہ اُح کرنا۔ رونا درد سے یا مصیبت سے نہ ذکر بہشت اور دوزخ سے اور چھینک کا جواب یرحمک اللہ دینا اور لا الہ الا اللہ سے اور انا للہ کسی مصیبت کے جواب میں کہنا اور الحمد للہ کہنا خوشی جیسے جواب میں۔ اور کوئی جواب دینا کسی کے سوال کا۔ اگرچہ قرآن مجید کی آیت ہی ہو اور تیمم کرنیوالا پانی دیکھے اور مدت مسح موزہ کی گزر جاوے اور موزہ نکال لینا۔ اور اُمّی یعنی جاہل کا آیت کو سیکھنا اور ننگے نے کپڑا پانا اور اشارہ کے ساتھ پڑھنے والا رکوع سجود کی قدرت پالیوے اور صاحب ترتیب کا نماز فوت شدہ کو یاد کرے اور خلیفہ بنانا امام کا ایسے کو جو لیاقت امامت کی نہیں رکھتا اور طلوع آفتاب نماز صبح میں اور زوال کا وقت ہو جاوے نماز عیدین میں۔ اور وقت ظہر کا گزر جاوے نماز جمعہ میں۔ اور گرنا پٹی کا زخم سے۔ جب زخم اچھا ہو وے اور دھونا آیا یا عذر معذور کا (دور ہونا) اور وضو توڑ دینا یا آپ کا ٹوٹے یا کسی کے چھونے سے خون نکلے یا بڑی چچڑی خون کو چوسے اور بیہوشی اور جنون اور منی کا نکلنا نظر سے یا احتلام سے اور برابر ہونا نماز میں مرد کا ساتھ عورت بالغہ کے جماعت میں بلا حجاب اور ننگا ہو جانا اور عورت کو بازو ننگا کرنا اور قرأت قرآن درمیان وقت آنے جانیکے وضو کے

کے واسطے جب وضو ٹوٹ جائے اور بے وضو ہو کر ٹھیرے بقدر تسبیح کے
جاگتے ہوئے۔ اور وضو کو نہ جاوے اور بے وضو کا پاس والے پانی سے دور
والے پانی کو جانا۔ اور جب گمان حدیث کا ہو اُس گمان میں مسجد سے
نکل جانا۔ اور خارج از مسجد جماعت ہو تو صفوف سے گزر جانا گمان حدیث
میں۔ اور منہ پھیرنا قبلہ سے بخیال اِس بات کے کہ بے وضو تھا یا مدت
مسح کی گزر گئی۔ یا بخیال اِس بات کے کہ نجاست اُسپر پڑی۔ اگرچہ مسجد
سے نہ نکلے۔ یہ مسایل فساد نماز کے بہت دقیق ہیں عوام نہیں سمجھ سکتے اسواسطے
علماء نے فرمایا کہ اتفاقاً نماز میں بلا اختیار بے وضو ہو گیا تو نماز نئے سر سے
شروع کرے یہ افضل ہے اور بنا کا مسئلہ مشکل ہے اور بغیر اپنے امام کے دوسرے
امام کو جب نماز اٹک جاوے لقمہ دینا اور اللہ اکبر کہنا بہ نیت شروع نماز سوا
پہلی نماز کے۔ یہ سب مفسد تب ہیں۔ جب قعدہ اخیرہ بقدر تشہد نہ بیٹھ چکا
ہو اگر بیٹھ چکا ہے تو نماز تمام ہے اور تکبیر میں مد کھینچنی ہمراہ اللہ اکبر اور قرآن شریف
دیکھکر پڑھنا جسکو حفظ نہو اور رکن یعنی تسبیح کے قدر ننگا ہو جاوے یا درم
سے زیادہ پلیدی اُڑی رہے بدن پر یا کپڑے پر اور مقتدی کا رکن پہلے
امام سے ادا کرنا جسمیں امام سے شامل نہو اور متابعت کرنی امام کی سجدہ سہو میں
مسبوق کے پیچھے یعنی امام بے وضو ہو گیا تھا مسبوق کو خلیفہ بنایا پھر جب
نماز میں امام وضو کرکے شامل ہوا اور اُسکے ذمہ سجدہ سہو تھا مسبوق سجدہ
کرنے لگا تو امام بھی شامل ہو گیا اور جلسہ اخیر میں بیٹھ کر سجدہ صلواتی یاد آیا ادا
کرکے پھر دوبارہ جلسہ نہ کیا۔ اور سارا رکن سوتے سوتے ادا کرنا۔ اور جب مسبوق
خلیفہ تھا۔ امام وضو کرکے اسکا خلیفہ بنا اُس امام اور خلیفہ کا قہقہہ مارنا نماز
مسبوق کی فاسد ہے اور بعد جلوس اخیر کے جانا کہیں بے وضو ہونا اور ظہر یا عشاء
میں یعنی چار رکعت کی نماز میں پہلے قعدہ میں سلام پھیرنا بہ نیت یقین کہ یہ نماز

دو رکعت ہو یعنی پانچواں ہے یا چار رکعت کو دو رکعت سمجھکر سلام پھیرا ہو

مکروہات و محرمات نماز

واجب یا سنت کو جانکر ترک کرنا اور کپڑے اور بدن کے ساتھ بیوجہ ہاتھ
ملنا اور کنکر ہٹانے بلا ضرورت کے سجدہ گاہ سے۔ ایک دفعہ اور انگلیوںکو پنجہ
در پنجہ کرنا یا ملنا۔ اور پہلو پر ہاتھ رکھنا یا کعبہ سے چہرہ اور گردن پھیرنا۔ اور
ایڑیوں پر بیٹھنا اور سجدہ میں ہر دو بازو زمین پر رکھنے اور آستین کہنیوں پر چڑھائے
رکھنا اور کرتہ نہ پہننا باوجود قدرت کے اور جواب سلام کا اشارہ سے دینا۔ اور
اور چار زانو بیٹھنا۔ بالوں کا جوڑہ باندھنا اور عمامے کے درمیان سے چوٹی
ننگی رکھنی اور کپڑے سمیٹنے اور چادر کی دونوں طرفین ملانی یعنے دونو طرف
چادر کی کندہوں پر ڈالدینی اور ایسا چادر میں لپٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکلے اور کپڑا بغل
کے تلے سے نکالکر دوسرے کندھے پر دونو طرفین اسکی ڈالنی اور قرآن شریف
پڑھنا رکوع یا سجدہ یا قعدہ میں۔ اور نفلوں میں دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے
چھوٹا کرنا سوا ان صورتوں کے کہ حضرت سے منقول ہیں اور دوسری رکعت کو
پہلی پر دراز کرنا تمام نمازوں میں۔ اور فرضوں میں ایک صورت کو دوبار پڑھنا
اور الٹا قرآن شریف پڑھنا اور چھوٹی سورۃ چھوڑ کر دوسری رکعت میں بڑی
سورہ پڑھنی یعنی دونوں رکعت میں بڑی بڑی سورتیں پڑھنی جنکے درمیان
چھوٹی سورت چھوڑ جاوے اور خوشبو سونگھنی اور پنکھا ایکدو دفعہ ہلانا۔
اور سجدہ وغیرہ میں انگلیاں ہاتھ پاؤں کی قبلہ سے پھیرنا۔ اور رکوع میں ہاتھ گھٹنوں
پر نہ رکھنے اور جمائی کے وقت منہ کھلا رکھنا۔ اور آنکھیں بند کرنی اور آسمان کو
دیکھنا۔ اور انگڑائی اور عمل تھوڑا جوں پکڑ کر مارنی۔ اور چہرہ کپڑے سے ڈھانکنا
اور کوئی چیز منہ میں رکھنی جس سے قرات مسنونہ نہ ہو سکے اور سجدہ پگڑی کے پیچ پر اور
تصویر پر اور سجدہ فقط ماتھے پر یا ناک پر کرنا اور نماز رستہ میں یا حمام میں یا پاخانہ

له جب عید کی نماز میں پہلی رکعت سورہ اعلیٰ اور دوسری میں غاشیہ پڑھتے ہیں۔ اور وتروں میں اعلیٰ اور کافروں اور اخلاص پڑھتے ہیں ۱۲ ته مگر برائے حضور جائز ہے ۱۲

یا عمداً حدث ہو وے نماز اس کی اور قوم کی نہ ہوئی اور نماز مسبوق کی فاسد ہے

مالک کے۔ اور پلیدی کے نزدیک اور بول یا پاخانہ یا ہوا کو پیٹ میں روک کر
نماز پڑھنی۔ اور کپڑے پر یا بدن پر بالعلم پلیدی جرم دار قدر درہم یا کم لگی ہو اور
فرصت دھونے کی یا چھیلنے کی ہو۔ اور مستعمل یعنی کاروبار والے یا سونیوالے
کپڑو نمیں اور ننگے سر بلا نیت عاجزی اور پختہ طعام سامنے ہو جب بھوک
لگی ہو۔ اور جو چیز دل کو مشغول کرے اور خشوع میں خلل ڈالے اور انگلیوں کے
ساتھ آیات اور تسبیحات اور سورتوں کا شمار کرنا (اگر انگلیوں کو ٹیڑھا نکرے
اور دبا کر کرے تو مکروہ نہیں) اور امام کا محراب میں کھڑا ہونا جب قدم اس کے
محراب میں ہوں کہ ساری صف کو نظر نہ آوے۔ یا امام اکیلا چبوترے پر یا چھت پر
ہو اور یا امام زمین پر ہو اور سارے مقتدی چبوترے پر ہوں اور پہلی صف میں جگہ
ہوتے ہوئے اکیلا پیچھے کھڑا ہونا۔ اور تصویروں والا کپڑا پہننا۔ اور آگے پیچھے یا
دائیں بائیں یا سجدہ گاہ میں تصویر کا ہونا (اگر تصویر خورد ہو جسکے چہرے کے نقوش
نظر نہ آویں معاف ہے) اور جس کا چہرہ مٹایا جاوے وہ بھی معاف ہے اور نمازی کے
آگے انگیٹھی یا چولہا یا تنور آگ کا بھرا ہوا۔ یا آگے آدمی سوتا ہو اور پاخانے کی مٹی
جھاڑنی سوا اذان کے اور نماز فرض میں ایک سورۃ معین کرنی اور جس جگہ آگے
گذرنے کا اندیشہ ہو وہاں آگے لکڑی نہ کھڑی کرنی۔

جہاں اندیشہ ہو کہ کوئی آگے سے گذریگا مستحب ہے کہ ایک لکڑی ہاتھ دو
ہاتھ لمبی یا زیادہ جسکو عصا کہتے ہیں۔ آگے کھڑی کر دیوے اتنی دور کہ سجدہ
اسکے قریب ہو اور سیدھا اسکی ایک ابرو کے برابر ہو۔ درمیان دو ابرو کے
ناک کے سامنے نہو اگر لکڑی نہو تو لکیر کھینچے سیدھی قبلہ کو یا کمان کی طرح
چوڑائی میں ہے جب کوئی آگے سے گذرنے لگے تو اشارہ سے یا قراءت اونچی
سے اسکو خبردار کرے۔ ایک کو سے دو دو نہ کرے ✤

مباحات

پیٹی باندھنی اور تلوار لٹکانی یا سامنے تلوار ہو یا پیٹھ کرکے کوئی بیٹھے یا لالٹین یا چراغ ہو اور تصویریں پیر کے تلے ہوں۔ اور سانپ بچھو کا مارنا جنسے خوف ہو۔ اگرچہ عمل کثیر ہو اور رقبلہ سے آنکھ ادھر ادھر کرنی بلا تحویل وجہ۔ اور کپڑا جھاڑنا بخوف اس بات کے کہ رکوع سجود میں بدن کے ساتھ نہ چپٹ جائے اور پیشانی سے مٹی اور خس و خاشاک جب ضرر دیتے ہوں جھاڑنے اور چمڑے اور دری اور نمدے پر نماز پڑھنی اور بستر بچھے کر زمین پر نماز ہو یا اوس پر۔ اور نوافل میں تکرار سورۃ کا۔

مسئلہ ضاد

بجائے ضاد ظاء پڑھنا ناجائز ہے یہانتک کہ امام اجل ابو بکر بن الفضل حنفی و امام برہان الدین محمود صاحب ذخیرہ وغیرہما و علامہ علی قاری مکی وغیرہ علماء رحمہم اللہ تعالیٰ تصریح فرماتے ہیں کہ جو قصداً ض کو ظ پڑھے کافر ہے محیط برہانی میں ہے۔ سُئِلَ الْاِمَامُ الْفَضْلِیُّ عَمَّنْ یَقْرَءُ الظَّاءَ الْمُعْجَمَۃَ مَکَانَ الضَّادِ الْمُعْجَمَۃِ اَوْ عَلَی الْعَکْسِ فَقَالَ لَا یَجُوْزُ اِمَامَتُہٗ وَلَوْ تَعَمَّدَ یَکْفُرُ و منح الروض الازہر میں ہے کَوْنَ تَعَمُّدِہٖ کُفْرٌ اَلَّا کَلَامَ فِیْہِ۔ عالمگیری میں ض یا ص کی جگہ عمداً ذ پڑھنے والے کو کفر لکھا ہے حَیْثُ قَالَ سُئِلَ عَمَّنْ یَقْرَءُ الزَّاءَ مَقَامَ الضَّادِ اَوْ قَرَءَ اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ مَقَامَ اَصْحَابُ النَّارِ قَالَ لَا یَجُوْزُ اِمَامَتُہٗ وَلَوْ تَعَمَّدَ یَکْفُرُ ط۔ از رسالہ (الجام الصاد ص ۲ و ۵) احمد رضا خانصاحب بریلوی۔

الحاصل ترتیل قرآن فرض ہے۔ اور ترتیب بدوں ادائے حروف از مخارج خود بصفات خود ناممکن ہے اور معذور کو بہ سبب لکنت زبان کے عذر ہے۔ اور جسکی زبان نرم ہو اور قراءۃ نہ سیکھے اور غفلت سے ایک حرف کو دوسرے حرف کی جگہ پڑھے تو گنہگار ہے اور جانکر ایک حرف کو دوسرے حرف کے مخرج سے ادا کرے جسمیں معنے متغیر ہوتے ہیں جیسا کہ ضاد اور ظاء مغضوب اور ضالین میں

اسکو علماء نے کفر لکھا ہے ۞

صلوٰۃ الجنازہ

چار تکبیریں فرض ہیں۔ تکبیر اول کے بعد سبحانک اللھم و بحمدک الخ اور
دوسری تکبیر کے بعد اللھم صل الخ تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ
مَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ
اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ
تک یہ دعا سب کے واسطے مشترک ہے پھر اگر مرد ہو تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ
وَعَافِہٖ وَاعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ
وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ
وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرًا
مِّنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ
تک زیادہ کرے (صغ) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا سے فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ تک
پڑھ کر اگر میت بالغ ہے تو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ سے آخر تک پڑھے اور اگر میت لڑکا
نابالغ ہے تو یہ دعاء ملاوے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا الخ اور اگر میت لڑکی نابالغ
ہے تو اجعلہ کی جگہ اجعلھا پڑھے یعنے ہٗ کی جگہ ھا پڑھے یہ یاد رہے کہ اگر لڑکا
نابالغ ہے تو پہلے دعاء مشہور پڑھ کر خاص دعا لڑکوں کی پڑھے اور بالغ ہے تو
دعا مشہور کے بعد دوسری دعاء اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ الخ پڑھے۔ ابوداؤد میں حدیث
نبوی ہے جب تم نماز جنازہ کی پڑھو تو میت کو خالص دعا کرو۔ دعاء مشہور میں خصوصیت
کوئی نہیں۔ حدیث کا یہی مطلب ہے کہ دعائے مشہور پڑھ کر بالغ کے واسطے اَللّٰھُمَّ
اغْفِرْ الخ اور نابالغ کے واسطے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا الخ تک پڑھے

مسئلہ ذکر جنازہ

جب جنازہ اٹھایا جاوے تو اسکے ساتھ والے آواز بلند نہ کریں چپ رہیں

جو پڑھنا ہو دل میں پڑھیں کلمہ یا دعا یا استغفار۔ دنیا کی بات چیت نہ کریں کلمہ اور استغفار جہر آ پڑھنا مکروہ ہے۔ کوئی مکروہ تحریمہ فرماتا ہے کوئی تنزیہ اور اشعار خوانی اور سرود خوانی یعنی غزل خوانی پہلے درجہ کی مکروہ تحریمہ موجب عذاب کا ہے یہ جگہ طلب مغفرت کی ہے اسکو باعث عذاب نہ بناویں چپ رہیں شامی نے صفحہ ۵۹۹ میں لکھا ہے وَکُرِہَ کَمَا کُرِہَ فِیْھَا رَفْعُ صَوْتٍ بِذِکْرٍ اَوْ قِرَاءَۃٍ فتح۔

تیمم

اگر ضرورت ہو پانی نہ ملے یا بدن میں بیماری ہو پاک مٹی خشک پر یا پتھر پاک پر جو کبھی پلید نہ ہوئے ہوں جیسے سیاکی مٹی یا پہاڑ کی تیمم وضو و غسل کا ایک ہے۔

فرائض تیمم

نیت کرے واسطے جائز ہونے عبادت کے جسکے واسطے تیمم کرتا ہے نماز ہو یا تلاوت قرآن یا ہاتھ لگانا قرآن کو۔ یا نماز جنازہ۔ دونوں ہاتھ زمین پر دو دفعہ مارتے۔ ایک دفعہ دونو ہاتھونکی ساری ہتھیلی انگلیوں کے ساتھ منہ پر ملنا کہ کوئی بال بھر بھی خالی نہ رہے۔ دوسری ضرب مار کر دونو بازونکو مسح کرے۔ اگر مٹی یا پتھر پلید ہو کر خشک ہو جاوے اُس سے تیمم ناجائز ہے۔ وہ مثل پانی مستعمل کے ہے پاک ہے پاک کرنے والے نہیں۔

پانچ نماز وغیرہ کا بیان

صبح کی نماز اول دو رکعت سنت۔ پھر دوگانہ فرض۔ اسکے بعد کوئی سنت اور نفل اشراق تک نا جائز ہے۔ اشراق کا وقت تب ہوتا ہے جب سورج سفید ہو جاوے۔ اشراق کے چار رکعت نفل پڑھ کر اپنے کام میں مشغول ہو پھر اسکے چار یا آٹھ تا بارہ رکعت نماز چاشت کی ہے۔ اسمیں چار چار رکعت کی نیت ہے اسمیں روزی کشادہ ہوتی ہے۔ بعد زوال کے تیاری نماز کی بعد وضو کے

دوگانہ تحیت الوضو پڑھکر چار رکعت سنت وقت ظہر پھر چار رکعت فرض پھر دو رکعت سنت نبوی۔ پھر دوگانہ نفل۔ عصر کے وقت اگر وضو تازہ کیا تو دوگانہ وضو پڑھکر چار رکعت سنت پڑھکر چار فرض عصر کے پڑھے اسکے بعد نماز مغرب تک کوئی نفل جائز نہیں۔ تین رکعت فرض مغرب پڑھکر دوگانہ سنت نبوی پڑھے پھر دوگانہ نفل۔ بعض نے دوگانے نفل فرمائے کہ نماز اوابین ہو جائے۔ مگر نماز اوابین تین دوگانہ نفلوں کے ہیں جنمیں تین تین دفعہ سورۂ اخلاص پڑھتے ہیں۔ انکے پڑھنے سے قبر کی روشنی ہوگی۔ عشاء کے وقت تحیۃ الوضوء کے بعد چار رکعت سنت اداکر کے چار رکعت فرض پڑھے۔ پھر دوگانہ سنت۔ پھر دوگانہ نفل اب اعتبار رکھتا ہے کہ پچھلی رات اٹھکر تہجد اور وتر ضرور پڑھیگا تو وتر اسوقت تک نہ پڑھے تہجد کے ساتھ پڑھے۔ اگر اعتبار نہیں رکھتا تو وتر عشا کے ساتھ پڑھے اور تہجد کا وقت شروع تیسرے حصہ رات سے صبح تک ہے وہ چھ دوگانے ہیں۔ اگر وقت نہو تو دو دوگانے ضرور پڑھے۔ اگر زیادہ ہو تو چار پڑھے اور وسعت ہے تو چھ پڑھے۔

وتر کے بعد دوگانہ پڑھنا حضرت کا فعل ہے ان نوافل میں سورۂ اخلاص ہر رکعت میں تین تین دفعہ پڑھنی سب سے افضل ہے کہ ہر رکعت میں ایک ختم قرآن مجید کا ثواب ہوتا ہے۔

ضروری چند مسایل

مسبوق جو دوسری یا تیسری یا چوتھی رکعت میں امام سے آملے تکبیر تحریمہ کھڑا ہو کر کہے فرصت ہو تو ثنا پڑھے فرصت نہو تو ثناء نہ پڑھے۔ اگر امام رکوع میں ہے تو تکبیر رکوع کی کہکر شامل ہو یہ رکعت محسوب ہوئی۔ چوتھی رکعت میں جو شامل ہو اسکو شکل ہے۔ جب امام سلام پھیرے تو کھڑا ہو جاوے ثناء سے شروع کرے دو رکعت میں فاتحہ سورۃ سے ملاوے مگر ایک رکعت پر قعدہ بیٹھے۔ بعض فرماتے ہیں دو رکعت پڑھکر بیٹھے۔ اگر اتفاقاً ایک پر نہ بیٹھے دوسری پر بیٹھے تو سجدہ سہو نہیں۔

کیونکہ یہ واجب اختلافی ہے مشہور در فرایض نماز۔ نماز سے باہر آنا بفعل مصلی
فرض ہے۔ یہ بات امام صاحب سے منقول اور محقق نہیں۔ شامی نے لکھا ہے کہ
علامہ بردعی کا استنباط ہے جب بارہ مسایل اختلافی کا ذکر آتا ہے تو امام اور
صاحبین کا اختلاف ہے۔ یعنی جب نمازی تشہد اخیر پڑھ لے تو کوئی مفسد
نماز بے اختیار واقع ہو تو صاحبین کے نزدیک نماز تمام ہے اور امام صاحب کے
نزدیک باطل اس سے لوگ سمجھے کہ امام کے نزدیک خروج از نماز بفعل مصلی
فرض ہے۔ یہ غلط ہے۔ اسوقت مفسد اختیاری قاطع نماز ہے باتفاق امام
وصاحبین۔ اور مفسد غیر اختیاری قاطع ہے نزد صاحبین اور مفسد مغیر ہے عند
الامام سب کے نزدیک یہ نماز مکروہ تحریمہ ہے۔ اعادہ اس کا واجب ہے کیونکہ اس میں
سلام متروک ہے وہ واجب تھا۔ اسمیں امام کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی فعل اختیاری
مفسد صلوٰۃ فرض ہو۔ کیونکہ فرض وہ چیز ہے کہ قربت ہو اگر فرض کہتا تو سلام
کو فرض کہتا نہ قہقہ اور احداث وغیرہ نامشروع کہ حرام کو قربت عبادت کہنا حرام ہے
درمیان سنت و فرض کے کوئی کلام یا کام مفسد نماز نکرے۔ اگر کریگا تو فایدہ
سنت کا نہ رہے گا۔ سنت برائے تکمیل فرض ہے۔ دونو کا باہم اتصال ضرور ہے
اسیواسطے علماء نے فرمایا۔ جب امام سلام پھیرے اور سنت پڑھنی ہو تو سوائے دعا
ماثورہ کے یعنے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ کچھ نہ پڑھے اور آیۃ الکرسی بعد سنت کے
پڑھے سوائے چار سنت ظہر و جمعہ کے کوئی چار گانہ پڑھے اسکے پہلے قعدہ میں
درود شریف الخ پڑھے۔ تیسری رکعت میں سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ پڑھے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب نمازی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے قَدْ حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ
اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ جب مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے قَدْ مَجَّدَنِیْ
عَبْدِیْ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے ھٰذَا

بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ۔ اور جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ الخ پڑھتا ہے تو فرماتا ہے ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَئَلَ یعنی یہ دعا خالص واسطے بندے کے ہے اور اسکے لئے ہے جو مانگے۔ جب آمین کہتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اَجَبْتُ یعنی ہم نے قبول کی۔ پس مقربین کی نماز درمیان پڑھنے اور سننے کے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نماز کے دو جز ہیں نصف میرے واسطے اور نصف بندے کے واسطے جیساکہ ذکر ہوا اور نیز حدیث شریف قدسی میں وارد ہے کہ نمازیکو نماز سے اسقدر حصّہ ملتا ہے۔ جتنا وہ سمجھے۔ اگر ساری سمجھے تو ساری کا ثواب اگر آدہی سمجھے تو آدہی کا ثواب اگر تہائی سمجھے تو تہائی کا ثواب اسی طرح چوتھائی وغیرہ تک جو برابر دس حصے تک سمجھے اوسکو پوری نماز کا ثواب ملتا ہے اور اسیطرح جو معانی قرآن شریف کے سمجھے اسیقدر اُسکو قرب الٰہی ہوتا ہے۔ معانی قرآن شریف کے بے نہایت ہیں مگر حدیث شریف میں اتنا آیا ہے۔ کہ ہر آیت کیواسطے ایک ظاہر اور ایک باطن ہے اور ہر ایک باطن کیواسطے اور باطن ہیں حتےٰ کہ سات باطن قرآن شریف کے ہیں۔ ہر معانی کا ایک راستہ ہے۔ اس راستے سے معانی کھلتے ہیں۔ اسیواسطے حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن شریف سات حرف پر نازل ہوا۔ ہر ایک کے معنے جدا ہیں اور علماے راسخین جملہ معانی قرآن شریف کے سورت فاتحہ سے نکالتے ہیں اسی واسطے حکم ہے کہ امام کی فاتحہ سنو۔ جو معانی اور وہ نور اسکے دل میں روشن ہو رہا ہے اسی کے درجے میں مقتدی بھی شامل ہوتے ہیں۔ جیسا حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو حلقہ کے ذکر میں داخل ہووے اور خود خاموش رہے تو ذاکرین کا اجر اور ثواب اُسکو بھی ملتا ہے ھُوَ قَوْمٌ لَا یَشْقیٰ جَلِیْسُھُمْ یعنے یہ ایسی قوم ہیں جن کا ہمنشین خاموش بھی نامراد و محروم نہیں ہوتا۔ اسیواسطے حکم ہے کہ کوئی مقتدی امام کی دعا سے پہلے نہ اوٹھ جاوے۔

نماز باجماعت کا ذکر

نماز باجماعت واجب ہے یا سُنّت۔ امام صاحب واجب فرماتے ہیں
اور صاحبین سُنّت مطلب ایک ہے یعنے حکم واجب کا ہے جسکی دلیل
سُنّت ہے اور تارک اسکا گنہگار ہے۔ اس گناہ کی حد امام الوقت یعنے
سلطان المعظم جاری کرسکتا ہے۔ عذر سے ترک جماعت ہو تو معذور ہے۔ اگر
عمداً ترک کرے تو فضیلت سے محروم ہے۔ اور بارہا ترک کرے تو یہ قابل تعذیر
ہے۔ جماعت میں اگر ترک واجب بھی ہو جائے تو دوبارہ پڑھنی واجب ہے
اگر ترک سُنّت ہو تو سُنّت اور جماعت فقط عورات کی مکروہ ہے۔ اگر پڑھیں
تو امام انکی درمیان صف کے کھڑی ہووے۔ آگے نہ کھڑی ہووے۔

جماعت حرام

جب امام مخالف مذہب یا بدعقیدہ ہو۔ وہابی یا رافضی وغیرہ ہو تو اس کے
پیچھے نماز پڑھنی حرام ہے۔ اگر سہواً پڑھے تو اپنی نماز جدا دوبارہ پڑھے۔ وضو
بھی نیا کرے کیونکہ فعل حرام کرنے سے وضو کا فایدہ جاتا رہتا ہے۔ وضو واسطے
دور کرنے گناہوں کے ہے متنفل کے پیچھے نماز فرض کا اقتدا ناجائز ہے۔ حضرت معاذ
ابن جبل رضی اللہ عنہ نماز عشا کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پڑھتے تھے۔ اور بعدہ
اپنے محلے میں جاکر اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ دیر ہو جاتی اور قرایت دراز کرتے۔
تو قوم نے حضور صلے اللہ علیہ آلہ وسلم میں شکایت کی حضرت نے معاذ رضی اللہ عنہ کو
زجر فرمایا۔ اَفَتَّانٌ اَنْتَ یَا مُعَاذ۔ یعنے کیا تو فتنہ انگیز ہے اے معاذ۔
اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھتے تھے۔ اور اپنی قوم میں جاکر
نفل پڑھتے۔ قوم کے فرض ہوتے اور ان کے نفل۔ اور یہ بات ناجائز ہے۔

الجواب

حضرت معاذ رضؓ فرض دو دفعہ پڑھتے۔ ایک دفعہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے ساتھ اور ایک دفعہ قوم کے ساتھ۔ حکم حضرت کا اس بارہ میں نہیں تھا اسیواسطے صاف فرمایا۔ یا میرے ساتھ پڑھ یا محلے میں پڑھ اور نیز اول اسلام میں نماز فرض ایک دفعہ ادا کرتے دوبارہ پڑھتے۔ پس یہ بات منسوخ ہوگئی۔ جیسا کہ امام طحاوی نے معانی آثار میں لکھا۔

عذر ہائے ترک جماعت

عذرات ترک جماعت اٹھارہ ہیں۔ بارش۔ سردی۔ تاریکی۔ قید نابینائی۔ فالج۔ بیدست وپا۔ کنھیتہ یعنے ہاتھ پاؤں کٹے ہوں۔ کنجیطر۔ لنجاپن۔ بڑھاپا۔ سبق فقہ کا پڑھانا۔ حضور طعام جب گرسنہ بیتاب ہو۔ طیاری سفر۔ آندھی رات کی۔ بیمارداری بیمار کی۔ خوف دشمن کا۔ بیماری۔ جب بسبب کسی عذر از عذرات بالا جماعت سے رہجاوے تو ثواب جماعت کا ملتا ہے ؏

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(موجبات وسعت رزق)

اوّل دعاء کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم نے فرمایا۔ قضاء الٰہی کو دعاء ہی رد کرتی ہے۔ اور نیکو کاری عمر بڑھاتی ہے۔ اور جھوٹ موجب تنگی رزق کا ہوتا ہے۔ صدقہ موجب رزق ہے۔ صبح کا سونا اور بہت سونا موجب تنگی رزق وعلم ہے۔ اور جنب کی حالت میں کھانا اور تکیہ لگا کر کھانا اور دستر خوان سے بھورے چنکر نہ کھانا۔ اور جلانا پیاز ولہسن کے چھیلوں کا اور رومال سے جھاڑو دینا۔ اور رات میں جھاڑو دینا اور کوڑا گھر میں رکھ چھوڑنا۔ اور بزرگوں کے آگے چلنا۔ اور ماں باپ کو نام لیکر پکارنا۔ اور ہر تیلے سے خلال کرنا۔ اور ہاتھ کیچڑ اور مٹی کے ساتھ ملکر دھونے اور دروازے کی

مسر دل پر بیٹھنا اور ایک کواڑ پر تکیہ لگانا۔ اور استنجے کی جگہ وضو کرنا۔ اور کپڑا پہنے ہوئے ٹانکے لگوانا۔ اور کپڑے کے ساتھ منہ پوچھنا اور گھر میں مکڑی کا جالا رہنے دینا۔ اور نماز میں سستی کرنی یعنے چالاکی سے نہ پڑھنا اور صبح کی نماز کے بعد جلدی مسجد سے نکلنا۔ اور سویرے بازار میں جانا۔ اور بازار سے دیر کر کے مڑنا اور گداگروں سے ٹکڑے خریدنے اور اپنے بچے پر بد دعا کرنی اور برتن گھر کے نہ ڈھانکنے اور پھونک سے چراغ بجھانا۔ یہ سب سبب تنگی رزق کے ہیں۔ یہ سب کچھ حدیث سے ثابت ہیں۔ اور کنگھی ٹوٹی ہوئی پھیرنا اور والدین کیواسطے دعا خیر نہ کرنی۔ اور پگڑی بیٹھ کر باندھنی اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہننا۔ سب کاموں میں سستی کرنی تنگی لاتی ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا حکم ہے کہ رزق آسمان سے صدقہ کے ساتھ اُتارو۔ اور صبح اُٹھنا مبارک ہے اور خوشخطی کنجی رزق کی ہے۔ اور کھلا چہرہ اور خوش کلامی اور امام حسن ؑ کا ارشاد ہے کہ برتن دھونے اور صحن خانہ صاف رکھنا رزق لاتا ہے۔ اور بڑا اسبب رزق کا نماز با تعظیم و خشوع با دائے فرائض و واجبات و سنن و مستحبات ہے اور چاشت کی نماز یعنے دس بجے دن کے چار یا آٹھ یا بارہ رکعت نماز نفل مشہور ہے۔ اور رات میں سورت واقعہ اور سورۃ ملک۔ اور سورۃ مزمل اور سورت وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ اور سورہ اَلَمْ نَشْرَحْ پڑھنی۔ اور اذان سے پہلے مسجد میں آنا اور ہمیشہ وضو رکھنا سُنّت فجر کی اور وتر عشاء کے گھر میں پڑھنے۔ اور بعد نماز عشاء کے گھر میں پڑھنے اور بعد نماز عشا کے سونے تک دنیا کی باتیں نہ کرے اور عورتوں کے پاس بہت نہ بیٹھے بلا ضرورت۔ اور فضول کلام نہ کرے جسمیں دین و دنیا کا کچھ فایدہ نہو۔ حضرت علی کرم اللہ کا ارشاد ہے کہ جب آدمی کی عقل کامل ہوتی ہے تو کلام کم کرتا ہے حضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ مَنْ سَكَتَ سَلِمَ جو فضول گوئی سے چپ رہے ہر آفت سے بچتا ہے ۔

تمام شد

نوٹ :- تمام کتابیں مصنفہ جناب مولانا مولوی غلام قادر صاحب قریشی مرحوم متولی مسجد بیگم شاہی لاہور محمد مظہر قریشی متنی مسجد بیگم شاہی و نبیرہ مولوی صاحب مرحوم